يَاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَقُوۡلُوۡا رَاعِنَا وَ قُوۡلُوا انۡظُرۡنَا

وَ اسۡمَعُوۡا ؕ وَلِلۡكٰفِرِيۡنَ عَذَابٌ اَلِيۡمٌ ﴿۱۰۴﴾

دن رات امت کے صلحاء پر کفر اور گستاخی

کے فتوے لگانے والوں کے گھر کی کہانی

اوروں سے کہا تم نے اوروں سے سنا تم نے

کاش ہم سے بھی کہا ہوتا کچھ ہم سے بھی سنا ہوتا

YouTube MolanaMuhammadAbubakar

علماء اہلسنت والجماعت علماء دیوبند کی ایک کاوش

Molana Muhammad Abubakar

بشکریہ مفتی مجاھد صاحب

وَلَوْ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَمَثُوْبَةٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ خَيْرٌ ؕ لَوْ كَانُوْا
يَعْلَمُوْنَ ﴿١٠٣﴾ ع يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَقُوْلُوا انْظُرْنَا ع ١٢ ٧ ١٢
وَاسْمَعُوْا ؕ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿١٠٤﴾ مَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ
اَهْلِ الْكِتٰبِ وَلَا الْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يُّنَزَّلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ خَيْرٍ مِّنْ
رَّبِّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ
الْعَظِيْمِ ﴿١٠٥﴾ مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَاۤ اَوْ
مِثْلِهَا ؕ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ ﴿١٠٦﴾ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ
اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ
مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿١٠٧﴾ اَمْ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَسْـَٔلُوْا رَسُوْلَكُمْ
كَمَا سُئِلَ مُوْسٰى مِنْ قَبْلُ ؕ وَمَنْ يَّتَبَدَّلِ الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ
فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ﴿١٠٨﴾ وَدَّ كَثِيْرٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يَرُدُّوْنَكُمْ
مِّنْۢ بَعْدِ اِيْمَانِكُمْ كُفَّارًا ۚۖ حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ مِّنْۢ
بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ ۚ فَاعْفُوْا وَاصْفَحُوْا حَتّٰى يَاْتِیَ اللّٰهُ
بِاَمْرِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ ﴿١٠٩﴾ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ الثلثة
اٰتُوا الزَّكٰوةَ ؕ وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ
اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿١١٠﴾ وَقَالُوْا لَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ

بریلوی اصول اور بریلوی علماء کا کفر اور توہین

درج ذیل حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں جو
کہ قرآنی آیت کی تشریح و تفصیل کے تحت
بریلوی علماء،مقتداء اور مفتیان کرام نے اخذ
کیے ہیں ---

ان اصولوں کی روشنی میں ہمارادعوی ہے کہ؛...

بریلوی حضرات کافر گستاخ اور بے ایمان
ہیں ------

باقی تفصیل درج ذیل ہے-----

Surat No 2 : سورة البقرة - Ayat No 104

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَ قُوْلُوا انْظُرْنَا وَ
اسْمَعُوْاؕ وَ لِلْكٰفِرِیْنَ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۱۰۴﴾

اے ایمان والو! راعنا نہ کہو اور یوں عرض کرو
کہ حضور ہم پر نظر رکھیں اور پہلے ہی سے
بغور سنو اور کافروں کے لئے درد ناک عذاب ہے ۔

(کنزالایمان ترجمہ)

قرآن مجید کی اس آیت کے تحت بریلوی
حضرات کے کفر اور توہین کے فتوے ملاحظہ
فرمائیں-----
اور دیکھیں کہ محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کا جھوٹا دعویٰ کرنے والے خود کتنے بڑے
بے ایمان ہیں-----

Surat No 2 : سورة البقرة - Ayat No 104

يٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَ قُوْلُوا انْظُرْنَا وَ
اسْمَعُوْا ؕ وَ لِلْكٰفِرِیْنَ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۱۰۴﴾

اے ایمان والو! راعنا نہ کہو اور یوں عرض کرو
کہ حضور ہم پر نظر رکھیں اور پہلے ہی سے
بغور سنو اور کافروں کے لئے درد ناک عذاب ہے -

(کنزالایمان ترجمہ)

6:35 pm ✓

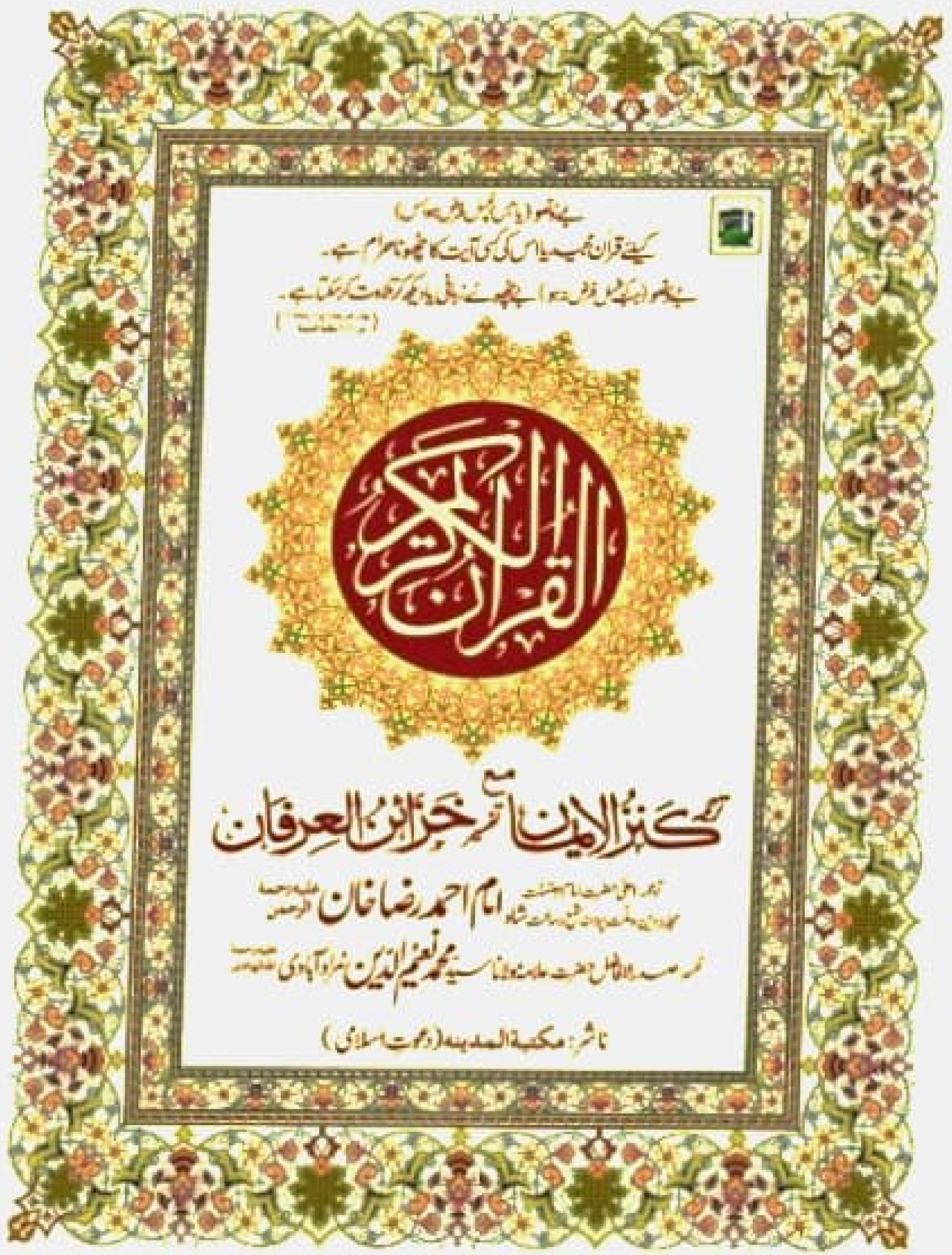

مَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ
وَمَآ اُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ ؕ وَمَا يُعَلِّمٰنِ
مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَآ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ ؕ فَيَتَعَلَّمُوْنَ
مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ ؕ وَمَا هُمْ بِضَآرِّيْنَ بِهٖ
مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَيَتَعَلَّمُوْنَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ ؕ وَ
لَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرٰىهُ مَا لَهٗ فِى الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ؕ وَلَبِئْسَ مَا
شَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ ؕ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿١٠٢﴾ وَلَوْ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا
لَمَثُوْبَةٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ خَيْرٌ ؕ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿١٠٣﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَقُوْلُوا انْظُرْنَا وَاسْمَعُوْا ؕ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿١٠٤﴾
مَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَلَا الْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يُّنَزَّلَ
عَلَيْكُمْ مِّنْ خَيْرٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ
وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿١٠٥﴾ مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَيْرٍ
مِّنْهَآ اَوْ مِثْلِهَا ؕ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿١٠٦﴾ اَلَمْ تَعْلَمْ
اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ

مَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ ق

سلیمان نے کفر نہ کیا وف۱۷۹ ہاں شیطان کافر ہوئے وف۱۸۰ لوگوں کو جادو سکھاتے ہیں

وَمَآ اُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ ط وَمَا يُعَلِّمٰنِ

اور وہ (جادو) جو بابل میں دو فرشتوں ہاروت و ماروت پر اُترا اور وہ دونوں کسی کو کچھ

مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَآ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ ط فَيَتَعَلَّمُوْنَ

نہ سکھاتے جب تک یہ نہ کہہ لیتے کہ ہم تو نری آزمائش ہیں تو اپنا ایمان نہ کھو وف۱۸۱ تو ان سے

مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ ط وَمَا هُمْ بِضَآرِّيْنَ بِهٖ

سیکھتے وہ جس سے جُدائی ڈالیں مرد اور اس کی عورت میں اور اس سے ضرر نہیں پہنچا سکتے

مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ط وَيَتَعَلَّمُوْنَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ ط وَ

کسی کو مگر خدا کے حکم سے وف۱۸۲ اور وہ سیکھتے ہیں جو انہیں نقصان دے گا نفع نہ دے گا اور

لَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرٰىهُ مَا لَهٗ فِى الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ قف ط وَلَبِئْسَ مَا

بے شک ضرور انہیں معلوم ہے کہ جس نے یہ سودا لیا آخرت میں اس کا کچھ حصہ نہیں اور بے شک کیا بُری چیز ہے وہ

شَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ ط لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۲﴾ وَلَوْ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا

جس کے بدلے انھوں نے اپنی جانیں بیچیں کسی طرح انہیں علم ہوتا وف۱۸۳ اور اگر وہ ایمان لاتے وف۱۸۴ اور پرہیزگاری کرتے

لَمَثُوْبَةٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ خَيْرٌ ط لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۳﴾ ع يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ١٢ ع ١٢

تو اللہ کے یہاں کا ثواب بہت اچھا ہے کسی طرح انہیں علم ہوتا اے ایمان والو وف۱۸۵

اور ان کی کتابیں لے کر اپنی کرسی کے نیچے دفن کر دیں، حضرت سلیمان علیہ السلام کی وفات کے بعد شیاطین نے وہ کتابیں نکلوا کر لوگوں سے کہا کہ سلیمان علیہ السلام اسی کے زور سے سلطنت کرتے تھے، بنی اسرائیل کے صُلَحاء و علماء نے تو اس کا انکار کیا لیکن ان کے جُہّال جادو کو حضرت سلیمان علیہ السلام کا علم بتا کر اس کے سیکھنے پر ٹوٹ پڑے انبیاء کی کتابیں چھوڑ دیں اور حضرت سلیمان علیہ السلام پر ملامت شروع کی، سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ تک اسی حال پر رہے اللہ تعالیٰ نے حضور پر حضرت سلیمان علیہ السلام کی براءت میں یہ آیت نازل فرمائی۔ وف۱۷۹ کیونکہ وہ نبی ہیں اور انبیاء کفر سے قطعاً معصوم ہوتے ہیں ان کی طرف سحر کی نسبت باطل و غلط ہے کیونکہ سحر کا کفریات سے خالی ہونا نادر ہے۔ وف۱۸۰ جنہوں نے حضرت سلیمان علیہ السلام پر جادوگری کی جھوٹی تہمت لگائی۔ وف۱۸۱ یعنی جادو سیکھ کر اور اس پر عمل و اعتقاد کر کے اور اس کو مُباح جان کر کافر نہ بن۔ یہ جادو فرمانبردار و نافرمان کے درمیان امتیاز و آزمائش کے لیے نازل ہوا جو اس کو سیکھ کر اس پر عمل کرے کافر ہو جائے گا بشرطیکہ اس جادو میں مُنافیٔ ایمان کلمات و افعال ہوں اور جو اس سے بچے نہ سیکھے، یا سیکھے اور اس پر عمل نہ کرے اور اس کے کفریات کا مُعتقد نہ ہو وہ مومن رہے گا یہی امام ابو منصور ماتریدی کا قول ہے۔ مسئلہ: جو سحر کفر ہے اس کا عامل اگر مرد ہو قتل کر دیا جائے گا۔ مسئلہ: جو سحر کفر نہیں مگر اس سے جانیں ہلاک کی جاتی ہیں اس کا عامل قُطّاعِ طریق (ڈاکو، راہزنوں) کے حکم میں ہے مرد ہو یا عورت۔ مسئلہ: جادوگر کی توبہ قبول ہے۔ (مدارک) وف۱۸۲ مسئلہ: اس سے معلوم ہوا مؤثرِ حقیقی اللہ تعالیٰ ہے اور تاثیرِ اَسباب تحتِ مشیّت ہے۔ وف۱۸۳ اپنے انجامِ کار و شدتِ عذاب کا۔ وف۱۸۴ حضرت سیّدِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن پاک پر وف۱۸۵ شانِ نزول: جب

لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَ قُوْلُوا انْظُرْنَا وَ اسْمَعُوْا ؕ وَ لِلْكٰفِرِیْنَ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۱۰۴﴾

راعنا نہ کہو اور یوں عرض کرو کہ حضور ہم پر نظر رکھیں اور پہلے ہی سے بغور سنو ف۱۸۶ اور کافروں کے لیے درد ناک عذاب ہے ف۱۸۷

مَا یَوَدُّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَ لَا الْمُشْرِكِیْنَ اَنْ یُّنَزَّلَ

وہ جو کافر ہیں کتابی یا مشرک ف۱۸۸ وہ نہیں چاہتے

عَلَیْكُمْ مِّنْ خَیْرٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ یَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ یَّشَآءُ ؕ

کہ تم پر کوئی بھلائی اترے تمہارے رب کے پاس سے ف۱۸۹ اور اللہ اپنی رحمت سے خاص کرتا ہے جسے چاہے

وَ اللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ﴿۱۰۵﴾ مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰیَةٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَیْرٍ

اور اللہ بڑے فضل والا ہے جب کوئی آیت ہم منسوخ فرمائیں یا بھلا دیں ف۱۹۰ تو اس سے

مِّنْهَاۤ اَوْ مِثْلِهَا ؕ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۱۰۶﴾ اَلَمْ تَعْلَمْ

بہتر یا اس جیسی لے آئیں گے کیا تجھے خبر نہیں کہ اللہ سب کچھ کر سکتا ہے کیا تجھے خبر نہیں

اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ وَ مَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ

کہ اللہ ہی کے لیے ہے آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اور اللہ کے سوا تمہارا

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کو کچھ تعلیم و تلقین فرماتے تو وہ کبھی کبھی درمیان میں عرض کیا کرتے: "رَاعِنَا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ" اس کے یہ معنی تھے کہ یارسول اللہ! ہمارے حال کی رعایت فرمائیے یعنی کلامِ اقدس کو اچھی طرح سمجھ لینے کا موقع دیجیے، یہود کی لغت میں یہ کلمہ سُوءِ ادب کے معنی رکھتا تھا انہوں نے اس نیت سے کہنا شروع کیا۔ حضرت سعد بن معاذ یہود کی اصطلاح سے واقف تھے آپ نے ایک روز یہ کلمہ ان کی زبان سے سن کر فرمایا: اے دشمنانِ خدا تم پر اللہ کی لعنت، اگر میں نے اب کسی کی زبان سے یہ کلمہ سنا اس کی گردن ماردوں گا، یہود نے کہا: ہم پر تو آپ برہم ہوتے ہیں مسلمان بھی تو یہی کہتے ہیں، اس پر آپ رنجیدہ ہو کر خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے ہی تھے کہ یہ آیت نازل ہوئی جس میں "رَاعِنَا" کہنے کی مُمانعت فرمادی گئی اور اس معنی کا دوسرا لفظ "اُنْظُرْنَا" (حضور ہم پر نظر رکھیں) کہنے کا حکم ہوا۔ **مسئلہ:** اس سے معلوم ہوا کہ انبیاء کی تعظیم و توقیر اور ان کی جناب میں کلماتِ ادب عرض کرنا فرض ہے اور جس کلمہ میں ترکِ ادب کا شائبہ بھی ہو وہ زبان پر لانا ممنوع۔ **ف۱۸۶** اور ہمہ تن گوش ہو جاؤ (انتہائی توجہ کے ساتھ سنو) تاکہ یہ عرض کرنے کی ضرورت ہی نہ رہے کہ حضور! توجہ فرمائیں، کیونکہ دربارِ نبوت کا یہی ادب ہے۔ **مسئلہ:** دربارِ انبیاء میں آدمی کو ادب کے اعلیٰ مَراتب کا لحاظ لازم ہے۔ **ف۱۸۷ مسئلہ:** "لِلْكٰفِرِیْنَ" (اور کافروں کے لئے دردناک عذاب ہے) میں اشارہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی جناب میں بے ادبی کفر ہے۔ **ف۱۸۸ شانِ نزول:** یہود کی ایک جماعت مسلمانوں سے دوستی و خیر خواہی کا اظہار کرتی تھی ان کی تکذیب میں یہ آیت نازل ہوئی، مسلمانوں کو بتایا گیا کہ کفار خیر خواہی کے دعوے میں جھوٹے ہیں۔ (جمل) **ف۱۸۹** یعنی کفار اہلِ کتاب اور مشرکین دونوں مسلمانوں سے بُغض رکھتے ہیں اور اس رنج میں ہیں کہ ان کے نبی محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت و وحی عطا ہوئی اور مسلمانوں کو یہ نعمتِ عظمیٰ ملی۔ (خازن وغیرہ) **ف۱۹۰ شانِ نزول:** قرآن کریم نے شرائعِ سابقہ (پہلی شریعتوں) و کتبِ قدیمہ کو منسوخ فرمایا تو کفار کو بہت تَوَحُّش (دکھ) ہوا اور انہوں نے اس پر طعن کیے، اس پر یہ آیۂ کریمہ نازل ہوئی اور بتایا گیا کہ منسوخ بھی اللہ کی طرف سے ہے اور ناسخ بھی دونوں عینِ حکمت ہیں۔ اور ناسخ کبھی منسوخ سے زیادہ سہل و انفع (آسان اور فائدہ مند) ہوتا ہے قدرتِ الٰہی پر یقین رکھنے والے کو اس میں جائے تَرَدُّد نہیں کائنات میں مُشاہدہ کیا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ دن سے رات کو، گرما سے سرما کو، جوانی سے بچپن کو، بیماری سے تندرستی کو، بہار سے خزاں کو منسوخ فرماتا ہے، یہ تمام نسخ و تبدیل اس کی قدرت کے دلائل ہیں تو ایک آیت اور ایک حکم کے منسوخ ہونے میں کیا تعجب؟ نسخ درحقیقت حکمِ سابق کی مدت کا بیان ہوتا ہے کہ وہ حکم اس مدت کے لیے تھا اور عینِ حکمت تھا کفار کی نافہمی کہ نسخ پر اعتراض کرتے ہیں۔ اور اہلِ کتاب کا اعتراض ان کے مُعتقِدات کے لحاظ

بے وضو (یا جس پر غسل فرض ہو اُس) کیلئے قرآن مجید یا اس کی کسی آیت کا چھونا حرام ہے۔
بے وضو (جبکہ غسل فرض نہ ہو) بے چھوئے زبانی یا دیکھ کر تلاوت کر سکتا ہے۔

القرآن الکریم

ترجمہ کنز الایمان
مع
تفسیر خزائن العرفان

ترجمہ: اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت مجدِّدِ دین وملّت پروانۂ شمعِ رسالت شاہ
امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن

تفسیر: صدر الافاضل حضرت علامہ مولانا سیّد محمد نعیم الدین مُراد آبادی علیہ رحمۃ الہادی

مکتبۃ المدینہ (دعوتِ اسلامی)
SC 1286
المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ ۗ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ

لوگوں کو جادو سکھاتے ہیں اور وہ (جادو) جو بابل میں دو فرشتوں

بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ ؕ وَمَا يُعَلِّمٰنِ مِنْ

ہاروت و ماروت پر اترا ۱ اور وہ دونوں کسی کو

اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَآ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ ؕ

کچھ نہ سکھاتے جب تک یہ نہ کہہ لیتے کہ ہم تو نری آزمائش ہیں تو اپنا ایمان نہ کھو ۲

فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ

تو ان سے سیکھتے وہ جس سے جدائی ڈالیں مرد اور اس کی

وَزَوْجِهٖ ؕ وَمَا هُمْ بِضَآرِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ

عورت میں اور اس سے ضرر نہیں پہنچا سکتے کسی کو

اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَيَتَعَلَّمُوْنَ مَا يَضُرُّهُمْ وَ

مگر خدا کے حکم سے ۳ اور وہ سیکھتے ہیں جو انہیں نقصان دے گا

لَا يَنْفَعُهُمْ ؕ وَلَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرٰىهُ مَا لَهٗ

نفع نہ دے گا ۴ اور بے شک ضرور انہیں معلوم ہے کہ جس نے یہ سودا لیا

فِى الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ۚ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهٖٓ

آخرت میں اس کا کچھ حصہ نہیں ۵ اور بے شک کیا بری چیز ہے وہ جس کے بدلے انہوں

اَنْفُسَهُمْ ؕ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿١٠٢﴾ وَلَوْ اَنَّهُمْ

نے اپنی جانیں بیچیں کسی طرح انہیں علم ہوتا اور اگر وہ ایمان

اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَمَثُوْبَةٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ خَيْرٌ ؕ لَوْ كَانُوْا

لاتے اور پرہیزگاری کرتے تو اللہ کے یہاں کا ثواب بہت اچھا ہے ۶ کسی طرح

يَعْلَمُوْنَ ﴿١٠٣﴾ ع يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَ

انہیں علم ہوتا اے ایمان والو راعنا نہ کہو ۷ اور یوں

قُوْلُوا انْظُرْنَا وَاسْمَعُوْا ؕ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿١٠٤﴾

عرض کرو کہ حضور ہم پر نظر رکھیں ۸ اور پہلے ہی سے بغور سنو ۹ اور کافروں کے لیے دردناک عذاب ہے

❶ ہاروت ماروت دو فرشتے ہیں جو تمام فرشتوں سے زیادہ عابد وزاہد تھے۔ ایک دفعہ بشکل انسانی دنیا میں قاضی و حاکم بنا کر بھیجے گئے ایک عورت زہرہ کا مقدمہ پیش ہوا۔ جس پر یہ عاشق ہو گئے اور اس کے عشق میں بہت گناہ کر بیٹھے، ادریس علیہ السلام کا زمانہ تھا۔ ان کے وسیلے سے توبہ تو قبول ہوئی مگر بابل کے کنوئیں میں قید کر دیے گئے اور انہیں جادو کی تعلیم کے لیے مقرر کر دیا گیا۔ پتہ لگا کہ نورانی فرشتے جب شکل انسانی میں آئیں تو ان میں کھانے پینے بلکہ جماع کرنے کی قوتیں پیدا ہو سکتی ہیں، موسیٰ علیہ السلام کی لاٹھی سانپ بن کر کھاتی تھی تَلْقَفُ مَا يَاْفِكُوْنَ (اعراف:١١٧) لہٰذا حضور بھی اللہ کے نور ہیں مگر بشری لباس میں آئے تو کھاتے پیتے سوتے جاگتے تھے۔ کبھی نورانیت کا ظہور ہوتا تو کھانے پینے سے بے نیاز بھی ہو جاتے تھے جیسے معراج میں اور روزہ وصال میں عیسیٰ علیہ السلام چوتھے آسمان اور اصحاب کہف غار میں ہزاروں سال سے بغیر کھائے پیے زندہ ہیں، یہ ہے نورانیت کا ظہور ❷ اس سے چند مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ جادو کے موجد شیاطین ہیں فرشتے نہیں۔ یہ حضرات تو جادو میں پھنسنے کے بعد لوگوں کو اس سے بچانے کے لیے آئے تھے۔ دوسرے یہ کہ اکثر جادو کفر ہوتا ہے یا تو اس طرح کہ اس میں شرکیہ کلمے ہوتے ہیں یا اس کی شرائط میں شرک ہوتا ہے تیسرے یہ کہ جادو سکھانا کفر نہیں جبکہ اس سے بچنے کے لیے اس کی برائی بیان کر کے سکھائے، ہاں اس پر عمل کرنے کے لیے سکھانا کفر ہے۔ جیسا کہ شیاطین سکھاتے تھے، دیکھو بچنے کے لیے کلمات کفریہ فقہا سکھا دیتے ہیں، کفر جاننا کفر نہیں کفر ماننا اور اس پر عمل کرنا کفر ہے ❸ اس سے دو مسئلے معلوم ہوئے، ایک یہ کہ جادو میں اثر ہے اگرچہ اس میں کفریہ کلمے ہوں دوسرے یہ کہ کفار بھی نقصان پہنچا دیتے ہیں۔ جب جادو میں نقصان کی تاثیر ہے تو قرآنی آیات میں ضرور شفا کی تاثیر ہے۔ رب فرماتا ہے وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ (الاسراء:٨٢) ایسے ہی جب کفار جادو سے نقصان پہنچا سکتے ہیں تو خدا کے بندے بھی کرامت کے ذریعہ نفع پہنچا سکتے ہیں، عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا تھا اُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَاُحْيِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِ (آل عمران:٤٩) ❹ اس سے معلوم ہوا کہ علم سحر بھی خدائی علموں میں سے ایک علم ہے، جس کی بلا ارب کو منظور ہے (عزیزی) اسی لیے اس کے سکھانے کے لیے فرشتے بھیجے۔ مسئلہ: جو جادو کفر ہے اس کا کرنے والا مرتد ہے اور جو جادو کفر نہیں مگر جادوگر لوگوں کو اس سے ہلاک کرتا ہے وہ ڈاکو کے حکم میں ہے۔ مسئلہ: جادو کو توڑنے کے لیے جادو سیکھنا کفر نہیں جبکہ اس میں کفریہ کلمات نہ ہوں ❺ اس سے دو مسئلے معلوم ہوئے، ایک یہ کہ نقصان پہنچانے کے لیے جادو سیکھنا حرام ہے لہٰذا دفع نقصان کے لیے جائز ہے، دوسرے یہ کہ اہل کتاب بھی جانتے تھے کہ جادو بری چیز ہے اس سے آخرت کی محرومی ہے ❻ آخرت کی تھوڑی سی نعمت دنیا کی بڑی سے بڑی نعمت سے اعلیٰ ہے ❼ حضور ﷺ کی شان میں ہلکا لفظ بولنا حرام ہے اگرچہ توہین کی نیت نہ بھی ہو اور توہین کی نیت سے بولنا کفر ہے نیز جس لفظ کے دو معنی ہوں اچھے اور برے تو وہ بھی اللہ تعالیٰ اور حضور ﷺ کے لیے استعمال نہ کیے جائیں تاکہ دوسروں کو بدگوئی کا موقعہ نہ ملے، اللہ تعالیٰ کو میاں نہ کہو کیونکہ میاں کے معنی مالک بھی ہیں اور خاوند بھی لہٰذا اب اللہ کو مالک کے معنی میں بھی میاں نہ کہو ❽ پتہ لگا کہ حضور ﷺ کی بارگاہ کا ادب رب تعالیٰ خود سکھاتا ہے اور ان کے احکام کو خود جاری فرماتا ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور ﷺ کی بارگاہ میں ہلکا لفظ بولنا کفر ہے اسی لیے فرمایا گیا وَلِلْكٰفِرِيْنَ الخ ❾ بعض دفعہ صحابہ حضور ﷺ کے وعظ میں عرض کرتے تھے راعنا یارسول اللہ یعنی ہماری رعایت فرماتے ہوئے یہ کلام واضح فرما دیں۔ یہود کی زبان میں یہ لفظ گالی تھا۔ انہوں نے بری نیت سے یہی لفظ کہنا شروع کیا۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ اگر تم نے آئندہ یہ لفظ بولا تو تمہاری گردن ماروں گا کیونکہ آپ یہود کی زبان سے واقف تھے۔ یہود بولے کہ مسلمان بھی تو یہ لفظ بولتے ہیں۔ تب یہ آیت نازل ہوئی جس میں

لاتے اور پرہیز گاری کرتے تو اللہ کے یہاں کا ثواب بہت اچھا ہے ۶ کسی طرح

يَعْلَمُوْنَ ﴿١٠٢﴾ ع يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَ

انہیں علم ہوتا اے ایمان والو راعنا نہ کہو ۷ اور یوں

قُوْلُوا انْظُرْنَا وَاسْمَعُوْا ؕ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿١٠٤﴾

عرض کرو کہ حضور ہم پر نظر رکھیں ۸ اور پہلے ہی سے بغور سنو ۹ اور کافروں کے لیے دردناک عذاب ہے

منزل ۱

اس سے معلوم ہوا کہ علم سحر بھی خدائی علموں میں سے ایک علم ہے جس
کی بقا رب کو منظور ہے (عزیزی) اسی لیے اس کے سکھانے کے لیے ع ۱۲/۷
ملائکہ بھیجے۔ **مسئلہ:** جو جادو کفر ہے اس کا کرنے والا مرتد ہے اور جو ۱۲
جادو کفر نہیں مگر جادوگر لوگوں کو اس سے ہلاک کرتا ہے وہ ڈاکو کے حکم میں ہے۔
مسئلہ: جادو کو توڑنے کے لیے جادو سیکھنا کفر نہیں جبکہ اس میں کفریہ کلمات نہ
ہوں ۵ اس سے دو مسئلے معلوم ہوئے، ایک یہ کہ نقصان پہنچانے کے لیے جادو
سیکھنا حرام ہے لہٰذا دفع نقصان کے لیے جائز ہے، دوسرے یہ کہ اہل کتاب بھی
جانتے تھے کہ جادو بری چیز ہے اس سے آخرت کی محرومی ہے ۶ آخرت کی تھوڑی سی نعمت دنیا کی بڑی سے بڑی نعمت سے اعلیٰ ہے ۷ حضور ﷺ کی شان میں ہلکا لفظ بولنا حرام ہے اگرچہ
توہین کی نیت نہ بھی ہو اور توہین کی نیت سے بولنا کفر ہے نیز جس لفظ کے دو معنی ہوں اچھے اور برے تو وہ بھی اللہ تعالیٰ اور حضور ﷺ کے لیے استعمال نہ کیے جائیں تاکہ دوسروں کو بدگوئی کا موقعہ نہ
ملے، اللہ تعالیٰ کو میاں نہ کہو کیونکہ میاں کے معنی مالک بھی ہیں اور خاوند بھی لہٰذا اب اللہ کو مالک کے معنی میں بھی میاں نہ کہو ۸ پتہ لگا کہ حضور ﷺ کی بارگاہ کا ادب رب تعالیٰ خود سکھاتا ہے اور ان
کلام کو خود جاری فرماتا ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور ﷺ کی بارگاہ میں ہلکا لفظ بولنا کفر ہے اسی لیے فرمایا گیا وَلِلْكٰفِرِيْنَ الخ ۹ بعض دفعہ صحابہ حضور ﷺ کے وعظ میں عرض کرتے تھے
راعنا یارسول اللہ یعنی ہماری رعایت فرماتے ہوئے یہ کلام واضح فرمادیں۔ یہود کی زبان میں یہ لفظ گالی تھا۔ انہوں نے بری نیت سے یہی لفظ کہنا شروع کیا۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے
ان سے کہا کہ اگر تم نے آئندہ یہ لفظ بولا تو تمہاری گردن ماردوں گا کیونکہ آپ یہود کی زبان سے واقف تھے۔ یہود بولے کہ مسلمان بھی تو یہ لفظ بولتے ہیں۔ تب یہ آیت نازل ہوئی جس میں

القرآن الکریم ترجمہ کنزالایمان

تفسیر نورالعرفان

مترجم: اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

مفسر: حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی بدایونی رحمۃ اللہ علیہ

افادات:

صاحبزادہ مفتی عبدالقادر خان نعیمی بن مفتی اقتدار احمد خان نعیمی بن مفتی احمد یار خان نعیمی

نعیمی کتب خانہ (رجسٹرڈ)

۵ الحمد مارکیٹ غزنی سٹریٹ ۴۰ اُردو بازار، لاہور۔

فون: +۹۲-۴۲-۳۷۲۴۸۹۲۷

واقِعی نادِم ہوا تو کیا کرے؟

جواب: گستاخِ رسول کافِر و مُرتَد ہے۔ اِس کے قَبولِ توبہ کے بارے میں میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولٰینا شاہ **امام اَحمد رَضا خان** علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن **فرماتے ہیں:** ہمارے اَئِمّۂ مذہب رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نزدیک ساب (یعنی گستاخِ رسول) مُرتَد ہے اوراس کے سب اَحکام مثلِ مُرتَد، مُرتَد اگر توبہ کرے **تُقْبَلُ وَلَا يُقْتَل** (قَبول کریں گے اور قتل نہ کریں گے) (فتاوٰی رضویہ ج ۱۵ ص ۱۵۲)

سرکار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کو چرواہا کہنا کیسا؟

سُوال: اگر کوئی شخص سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کو ''اُمّت کا چرواہا'' کہے، اسکے لئے کیا حُکم ہے؟

جواب: یہ توہین آمیز لفظ ہے کہنے والا توبہ وتجدیدِ ایمان کرے۔ اِسی طرح کے ایک سُوال پر کہ کسی مقرِّر نے اپنی تقریر میں آقائے دوجہان صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کی شانِ عظمت نشان میں کہا: ''وہ اُمّت کے چرواہے تھے۔'' صَدْرُ الشَّریعہ بَدْرُ الطَّریقہ علّامہ مولٰینا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی نے جواباً ارشاد فرمایا: یہ (لفظ)

نہایت مُبْتَذَل (یعنی حقیر) وذلیل ہے، ایسے اُلفاظ سے اِحتِراز کرے (یعنی بچے) اور توبہ کرے اور تجدید نکاح کرے۔ مسلمان بارگاہِ اقدس میں عرض کیا کرتے تھے: راعِنا۔ یعنی ہماری رِعایت فرمایئے! یہود موقع پا کر زَبان دبا کر اس طرح کہتے کہ بظاہر تو وُہی (راعِنا) معلوم ہوتا مگر وہ کہتے: ''راعِیْنا'' یعنی ''ہمارے چرواہے۔'' اِس پر آیتِ کریمہ نازِل ہوئی، اِس لفظ ''راعِنا'' سے مُمانَعت فرما کر یہ حُکم دیا کہ ''اُنْظُرْنا'' کہو یعنی ''ہماری طرف نظر فرمایئے'' (کہا کرو) تو جس لفظ سے راعی (یعنی چرواہا) کا اِیہامِ بعید (یعنی دُور کا شبہ پڑتا) تھا اس تک سے مُمانَعت فرمائی گئی، تو ظاہر ہے کہ خود اس (چرواہا کہنے) کی مُمانَعت کس دَرَجہ ہوگی۔ خُصُوصاً یہ اُردو کا لفظ (چرواہا) تو نہایت سَخِیف (یعنی انتہائی گھٹیا) ہے۔ (سرکار صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کے بارے میں) اُمّت کے نگہبان و محافظ وغیرہ اُلفاظ بولنا چاہئے۔ وَاللّٰہُ تَعالٰی اَعْلَمُ۔

(فتاوٰی امجدیہ ج ٤ ص٢٥٧۔ ٢٦٠)

فریاد ہے اے کشتیِ اُمّت کے نگہبان
بیڑا یہ تباہی کے قریب آن لگا ہے

حرام الفاظ اور کفریہ کلمات کے متعلق علم سیکھنا فرض ہے۔
(فتاویٰ شامی جلد ۱ صفحہ ۱۰۷)

کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب

اللہ عزوجل کو "اوپر والا" کہنا کیسا؟ 109
"فلاں اللہ کو کھٹکتا ہے" کہنا کیسا؟ 129
رشوت کو ھٰذا مِنْ فَضْلِ رَبِّیْ کہنا کیسا؟ 180
کیا اہل عرب کو برا بھلا کہنا کفر ہے 290
"جھوٹ بولا تو کیا بُرا کیا!" کہنا کیسا؟ 390
"آج نماز کی چھٹی ہے" کہنا کیسا؟ 503
کافر کو مسلمان کرنے کا طریقہ 551
تجدید ایمان کا طریقہ 621

شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال
محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

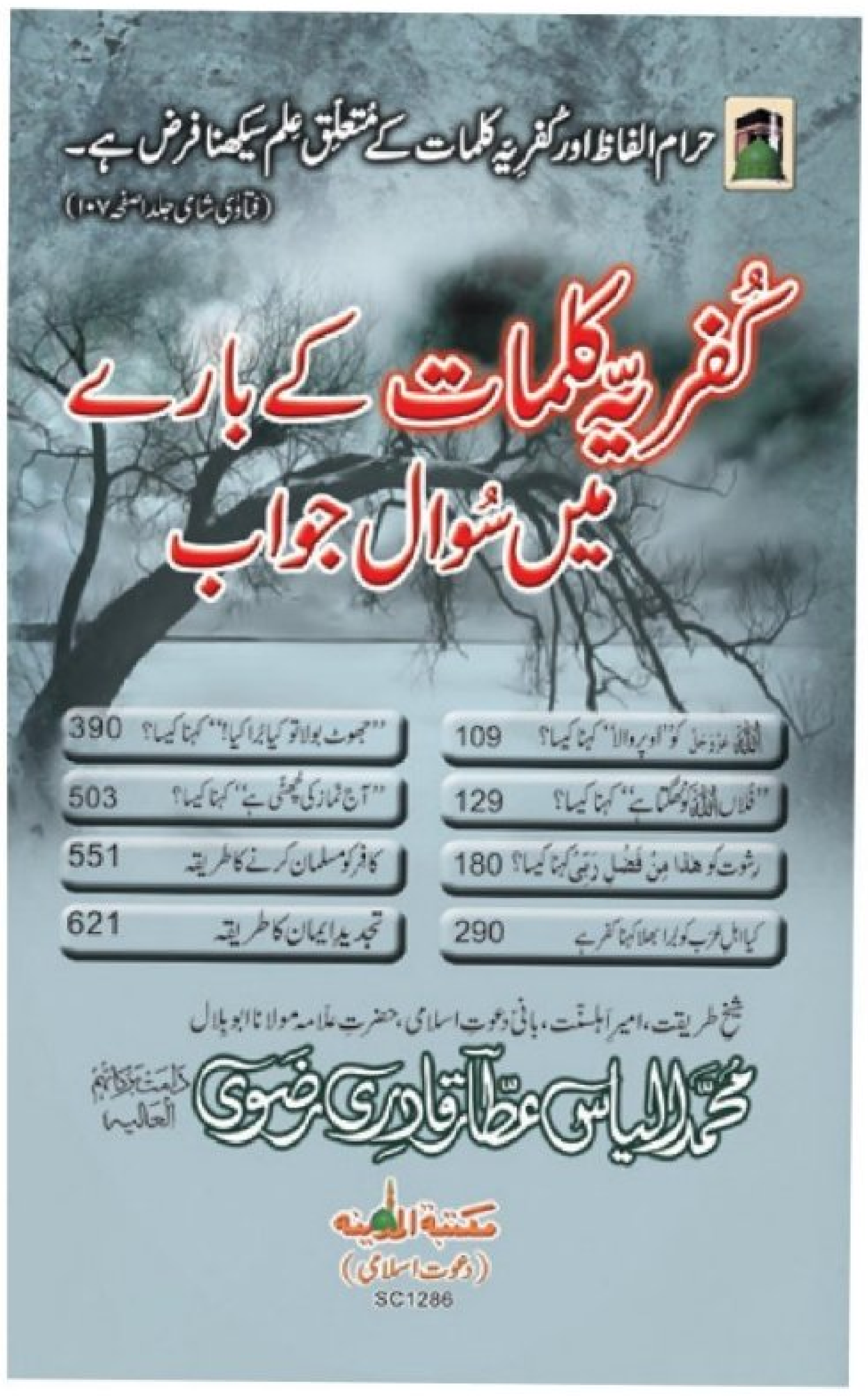

فرمانِ مصطفٰے: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر دُرُود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

واقعی نادِم ہوا تو کیا کرے؟

جواب: گستاخِ رسول **کافِر و مُرتد** ہے۔ اِس کے **قَبولِ توبہ** کے بارے میں میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولٰینا شاہ **امام اَحمد رَضا خان** علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: ہمارے **اَئِمّۂ مذہب** رضی اللہ تعالٰی عنہم کے نزدیک ساب (یعنی گستاخِ رسول) مُرتَد ہے اور اس کے سب احکام مثلِ مُرتَد، مُرتَد اگر توبہ کرے **تُقبَلُ وَلَا یُقتَل** (قبول کریں گے اور قتل نہ کریں گے) (فتاوٰی رضویہ ج۱۵ ص۱۵۲)

سرکار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کو چرواہا کہنا کیسا؟

سُوال: اگر کوئی شخص سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کو ''اُمّت کا چرواہا'' کہے، اسکے لئے کیا حکم ہے؟

جواب: یہ توہین آمیز لفظ ہے کہنے والا توبہ و تجدیدِ ایمان کرے۔ اِسی طرح کے ایک سُوال پر کہ کسی مقرِّر نے اپنی تقریر میں **آقائے دوجہان** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کی شانِ عظمت نشان میں کہا: ''وہ اُمّت کے چرواہے تھے۔'' **صدرُ الشَّریعہ بدرُ الطَّریقہ علّامہ مولٰینا مفتی محمد امجد علی اعظمی** علیہ رحمۃ اللہ القوی نے جواباً ارشاد فرمایا: یہ (لفظ)

فرمانِ مصطفٰے: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُود پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بدبخت ہوگیا۔

نہایت **مُبتَذَل** (یعنی حقیر) و ذلیل ہے، ایسے الفاظ سے احتراز کرے (یعنی بچے) اور **توبہ** کرے اور **تجدیدِ نکاح** کرے۔ مسلمان بارگاہِ اقدس میں عرض کیا کرتے تھے: **راعِنا**۔ یعنی ہماری رِعایت فرمائیے! **یہود** موقع پا کر زبان دبا کر اس طرح کہتے کہ بظاہر تو وُہی (راعِنا) معلوم ہوتا مگر وہ کہتے: ''**راعِیْنا**'' یعنی ''ہمارے چرواہے۔'' اِس پر آیتِ کریمہ نازِل ہوئی، اِس لفظِ ''**راعِنا**'' سے مُمانَعت فرما کر یہ حکم دیا کہ ''**اُنظُرنا**'' کہو یعنی ''ہماری طرف نظر فرمائیے'' (کہا کرو) تو جس لفظ سے **راعی** (یعنی چرواہا) کا اِیہامِ بعید (یعنی دُور کا شبہ پڑتا) تھا اس تک سے مُمانَعت فرمائی گئی، تو ظاہر ہے کہ خود اس (چرواہا کہنے) کی مُمانَعت کس دَرجہ ہوگی۔ خُصُوصاً یہ اُردو کا لفظ (چرواہا) تو نہایت سَخِیف (یعنی انتہائی گھٹیا) ہے۔ (سرکار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کے بارے میں) **اُمّت کے نگہبان** و محافظ وغیرہ الفاظ بولنا چاہئے۔ **وَاللّٰہُ تَعالٰی اَعلَمُ**.

(فتاوٰی امجدیہ ج ٤ ص٢٥٧۔ ٢٦٠)

فریاد ہے اے کشتیٔ اُمّت کے نگہبان
بیڑا یہ تباہی کے قریب آن لگا ہے

جُرم کی سزا سے بچنے کے لئے یہ کہہ کر چھوٹ جائے گا کہ مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو مشتعل کرنا میری غرض نہ تھی۔ علاوہ ازیں یہ شرط کتاب اللہ کے بھی منافی ہے۔ سُورہ توبہ کی آیت ہم لکھ چکے ہیں کہ توہین کرنے والے مُنافقوں کا یہ عُذر کہ ہم تو آپس میں صرف دِل لگی کرتے تھے' ہماری غرض توہین نہ تھی۔ نہ مسلمانوں کے مذہبی جذبات مشتعل کرنا ہمارا مقصد تھا۔ اللہ تعالیٰ نے مُسترد کر دیا اور واضح طور پر فرمایا: لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ۔

(پارہ ۱۰ سورہ التوبۃ آیت نمبر ۶۶) بہانے نہ بناؤ' ایمان کے بعد تم نے کفر کیا۔

۲۔ صریح توہین میں نیّت کا اِعتبار نہیں "رَاعِنَا" کہنے کی ممانعت کے بعد اگر کوئی صحابی نیّتِ توہین کے بغیر حضور ﷺ کو "رَاعِنَا" کہتا تو وہ وَاسْمَعُوْا وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ کی قرآنی وعید کا مستحق قرار پاتا' جو اِس بات کی دلیل ہے کہ نیّتِ توہین کے بغیر بھی حضور ﷺ کی شان میں توہین کا کلمہ کہنا کفر ہے۔

اِمام شہابُ الدّین خفاجی حنفی اِرقام فرماتے ہیں۔

اَلْمَدَارُ فِي الْحُكْمِ بِالْكُفْرِ عَلَى الظَّوَاهِرِ وَلَا نَظَرَ لِلْمَقْصُوْدِ وَالنِّيَّاتِ وَلَا نَظَرَ لِقَرَائِنِ حَالِهٖ۔

﴿نسیم الرّیاض شرح الشفاء ج ۴ ص ۴۲۶﴾

توہینِ رسالت پر حکمِ کفر کا مدار ظاہر الفاظ پر ہے۔ توہین کرنے والے کے قصد و نیّت اور اُس کے قرائنِ حال کو نہیں دیکھا جائے گا' ورنہ توہینِ رسالت کا دروازہ کبھی بند نہ ہو سکے گا۔ کیونکہ ہر گستاخ یہ کہہ کر بری ہو جائے گا کہ میری نیّت اور اِرادہ توہین کا نہ تھا۔ لہٰذا ضروری ہے کہ توہینِ صریح میں کسی گستاخِ نبوّت کی نیّت اور قصد کا اِعتبار نہ کیا جائے۔

أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ (القرآن)

قرآن و سنت و علمائے اُمت کی روشنی میں

گستاخ رسول ﷺ

کی سزا

سر تن سے جدا

- اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان حنفی بریلوی
- غزالی دوراں حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمی
- شیخ القرآن مولانا غلام علی اوکاڑوی

فیضان اولیاء
پبلی کیشنز لاہور
0321-6464561

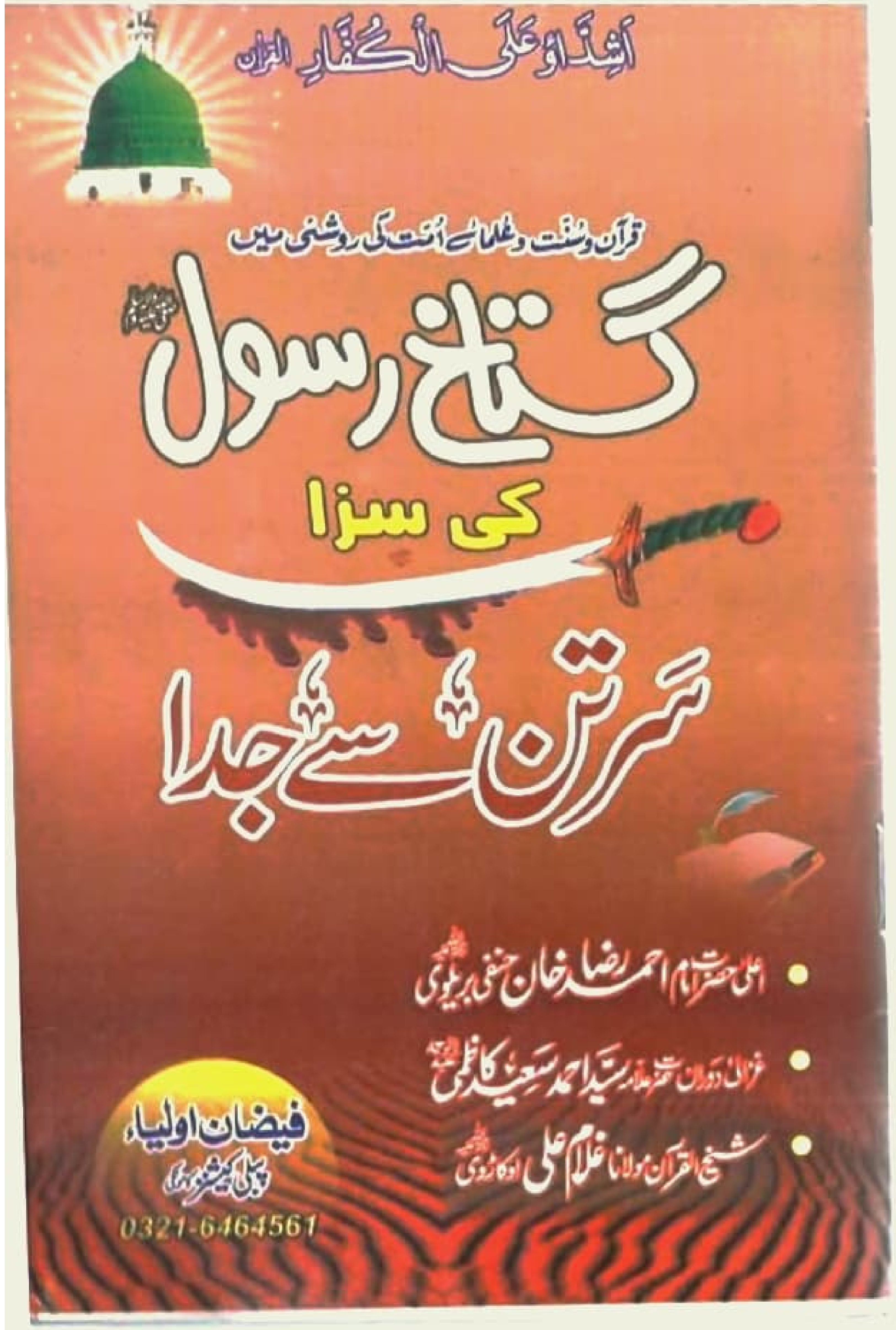

جُرم کی سزا سے بچنے کے لئے یہ کہہ کر چھوٹ جائے گا کہ مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو مشتعل کرنا میری غرض نہ تھی۔ علاوہ ازیں یہ شرط کتابُ اللہ کے بھی منافی ہے۔ سُورہ توبہ کی آیت ہم لکھ چکے ہیں کہ توہین کرنے والے مُنافقوں کا یہ عُذر کہ ہم تو آپس میں صرف دِل لگی کرتے تھے، ہماری غرض توہین نہ تھی۔ نہ مسلمانوں کے مذہبی جذبات مشتعل کرنا ہمارا مقصد تھا۔ اللہ تعالیٰ نے مُسترد کر دیا اور واضح طور پر فرمایا: لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ۔

(پارہ ۱۰ سورہ التوبہ آیت نمبر ۶۶) بہانے نہ بناؤ، ایمان کے بعد تم نے کفر کیا۔

۲۔ صریح توہین میں نیت کا اِعتبار نہیں ''رَاعِنَا'' کہنے کی ممانعت کے بعد اگر کوئی صحابی نیتِ توہین کے بغیر حضور ﷺ کو ''رَاعِنَا'' کہتا تو وہ وَاسْمَعُوْا وَ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ کی قرآنی وعید کا مستحق قرار پاتا، جو اِس بات کی دلیل ہے کہ نیتِ توہین کے بغیر بھی حضور ﷺ کی شان میں توہین کا کلمہ کہنا کفر ہے۔

امام شہاب الدِین خفاجی حنفی اِرقام فرماتے ہیں۔

اَلْمَدَارُ فِی الْحُكْمِ بِالْكُفْرِ عَلَی الظَّوَاهِرِ وَلَا نَظَرَ لِلْمَقْصُوْدِ وَالنِّيَّاتِ وَلَا نَظَرَ لِقَرَائِنِ حَالِهٖ۔

﴿نسیم الرِیاض شرح الشفاء ج ۴ ص ۴۲۶﴾

توہینِ رسالت پر حکمِ کُفر کا مدار ظاہر الفاظ پر ہے۔ توہین کرنے والے کے قصد و نیّت اور اُس کے قرائنِ حال کو نہیں دیکھا جائے گا، ورنہ توہینِ رسالت کا دروازہ کبھی بند نہ ہو سکے گا۔ کیونکہ ہر گستاخ یہ کہہ کر بری ہو جائے گا کہ میری نیت اور اِرادہ توہین کا نہ تھا۔ لہٰذا ضروری ہے کہ توہینِ صریح میں کسی گستاخِ نبُوّت کی نیت اور قصد کا اِعتبار نہ لیا جائے۔

۷ قُلْ اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ۔	فرمادو کہ کیا تم اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول سے ہنستے ہو۔ بہانے نہ بناؤ۔ تم کافر ہو چکے مسلمان ہو کر۔

جن منافقین کا اس آیت میں ذکر ہے۔ انہوں نے ایک دفعہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کا مذاق اڑایا تھا کہ بھلا حضور کب روم پر غالب آسکتے ہیں۔ اس گستاخی کو رب کی آیتوں کی گستاخی قرار دے کر ان کے کفر کا فتویٰ صادر فرمایا۔ کس نے؟ کسی مولوی نے؟ نہیں! بلکہ خود اللہ جل شانہٗ نے۔

۸ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَقُوْلُوا انْظُرْنَا وَاسْمَعُوْا وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝	اے ایمان والو! میرے پیغمبر سے راعنا نہ کہا کرو انظرنا کہا کرو خوب سن لو اور کافروں کے لئے دردناک عذاب ہے۔

اس سے پتہ لگا کہ جو کوئی توہین کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ایسا لفظ بولے۔ جس میں گستاخی کا شائبہ بھی نکلتا ہو۔ وہ ایمان سے خارج ہو جاتا ہے (جیسے راعنا)

خلاصہ یہ ہے کہ رب تعالیٰ نے مسلمانوں کو قرآن میں ہر جگہ یٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا کہہ کر پکارا۔ موحد یا نمازی یا مولوی یا فاضل دیوبند کہہ کر نہ پکارا۔ تاکہ پتہ لگے کہ رب تعالیٰ کی تمام نعمتیں ایمان سے ملتی ہیں۔ اور ایمان کی حقیقت وہ ہے جو ان آیتوں میں بیان ہوئی۔ یعنی غلامی سرکار مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ توحید نوٹ کا کاغذ ہے اور نبوت اس کی مہر۔ جیسے نوٹ کی قیمت سرکاری مہر سے ہے۔ اس کے بغیر وہ قیمتی نہیں اسی طرح ایمان کے نوٹ کی قیمت بازار قیامت میں جب ہی ہوگی جب

عِلمُ القرآن

شیخ التفسیر والحدیث
مفتی احمد یار خان صاحب نعیمی بدایونی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

نعیمی کتب خانہ
مفتی احمد یار خان روڈ گجرات

جرم کی سزا سے بچنے کے لئے یہ کہہ کر چھوٹ جائے گا کہ مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو مشتعل کرنا میری غرض نہ تھی۔ علاوہ ازیں یہ شرط کتاب اللہ کے بھی منافی ہے۔ سورہ توبہ کی آیت ہم لکھ چکے ہیں کہ توہین کرنے والے منافقوں کا یہ عذر کہ ہم تو آپس میں صرف دل لگی کرتے تھے ہماری غرض توہین نہ تھی۔ نہ مسلمانوں کے مذہبی جذبات مشتعل کرنا ہمارا مقصد تھا۔ اللہ تعالیٰ نے مسترد کر دیا اور واضح طور پر فرمایا: لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ۔

(پارہ ۱۰ سورہ التوبہ آیت نمبر ۶۶) بہانے نہ بناؤ ایمان کے بعد تم نے کفر کیا۔

* (۲۔ صریح توہین میں نیت کا اعتبار نہیں "رَاعِنَا" کہنے کی ممانعت کے بعد اگر کوئی صحابی نیتِ توہین کے بغیر حضور ﷺ کو "رَاعِنَا" کہتا تو وہ وَاسْمَعُوْا وَلِلْكَافِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ کی قرآنی وعید کا مستحق قرار پاتا جو اس بات کی دلیل ہے کہ نیتِ توہین کے بغیر بھی حضور ﷺ کی شان میں توہین کا کلمہ کہنا کفر ہے۔) *

امام شہاب الدین خفاجی حنفی ارقام فرماتے ہیں۔

اَلْمَدَارُ فِي الْحُكْمِ بِالْكُفْرِ عَلَى الظَّوَاهِرِ وَلَا نَظَرَ لِلْمَقْصُوْدِ وَالنِّيَّاتِ وَلَا نَظَرَ لِقَرَائِنِ حَالِهٖ۔

﴿نسیم الریاض شرح الشفاء ج ۴ ص ۳۳۶﴾

توہینِ رسالت پر حکم کفر کا مدار ظاہر الفاظ پر ہے۔ توہین کرنے والے کے قصد و نیت اور اُس کے قرائن حال کو نہیں دیکھا جائے گا ورنہ توہین رسالت کا دروازہ کبھی بند نہ ہو سکے گا۔ کیونکہ ہر گستاخ یہ کہہ کر بری ہو جائے گا کہ میری نیت اور ارادہ توہین کا نہ تھا۔ لہٰذا ضروری ہے کہ توہین صریح میں کسی گستاخ کی نیت اور قصد کا اعتبار نہ کیا جائے۔

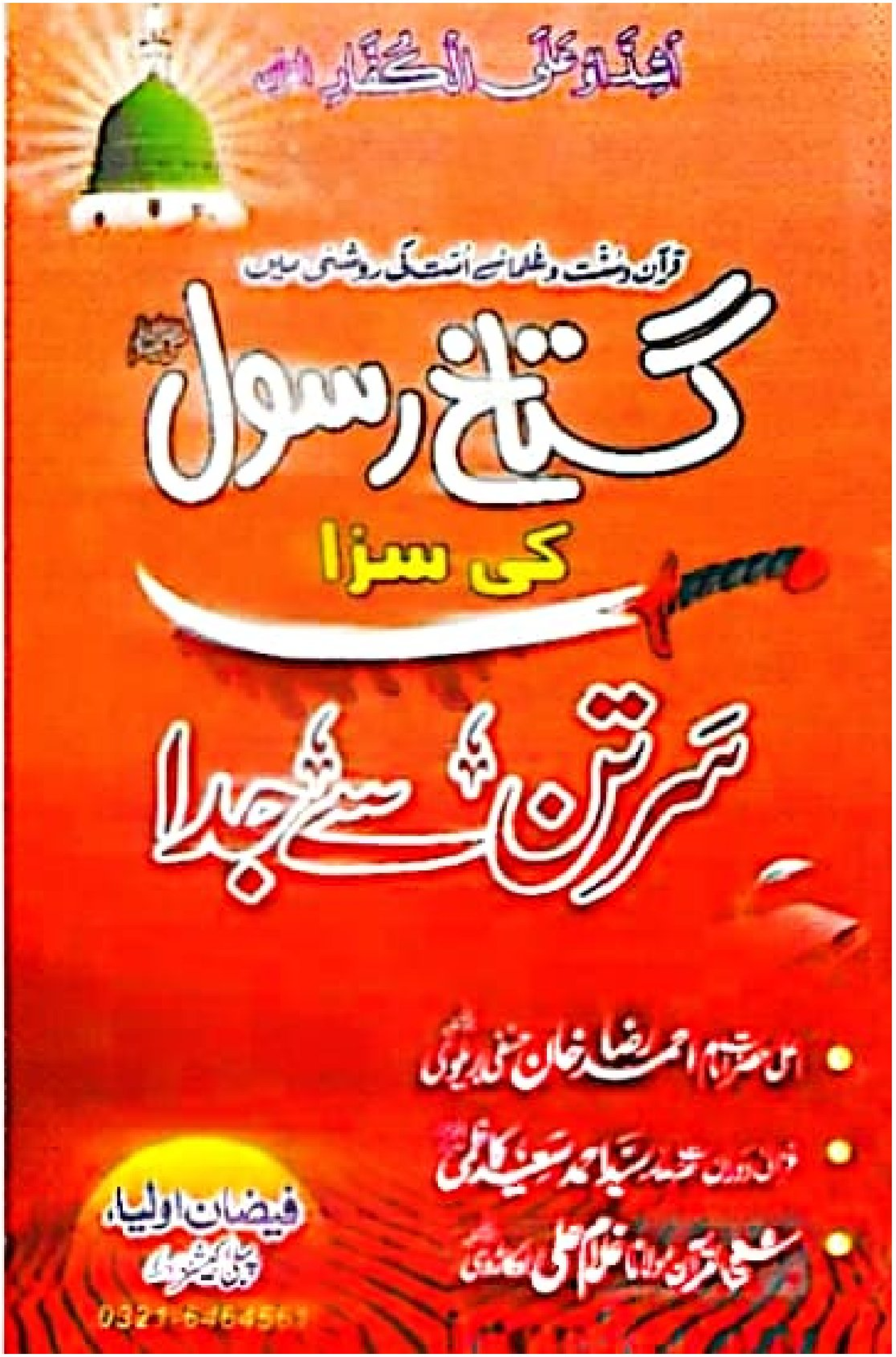

کتنی وجہ سے کفر آتا ہے، حاشا للہ حاشا للہ ہزار ہزار بار حاشا للہ میں ہرگز ان کی تکفیر پسند نہیں کرتا ان مقتدیوں یعنی مدعیان جدید کو تو ابھی تک مسلمان ہی جانتا ہوں اگرچہ ان کی بدعت وضلالت میں شک نہیں اور امام الطائفہ کے کفر پر بھی حکم نہیں کرتا کہ ہمیں ہمارے نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اہلِ لا الٰہ الا اللہ کی تکفیر سے منع فرمایا ہے جب تک وجہِ کفر آفتاب سے زیادہ روشن وجلی نہ ہو جائے اور حکم اسلام کے لئے اصلاً کوئی ضعیف سا ضعیف محمل بھی نہ رہے فان الاسلام یعلو ولا یعلی (اسلام غالب ہے مغلوب نہیں۔ ت) مگر یہ کہتا ہوں اور بیشک کہتا ہوں کہ بلا ریب ان تابع ومتبوع سب پر ایک گروہِ علماء کے مذہب میں بوجوہ کثیرہ کفر لازم، والعیاذ باللہ ذی الفضل الدائم (دائمی فضل والے اللہ کی پناہ۔ ت)
میرا مقصود اس بیان سے یہ ہے کہ ان عزیزوں کو خوابِ غفلت سے جگاؤں اور ان کے اقوالِ باطلہ کی شناعت بائلہ انھیں جتاؤں کہ او بے پروا بکریو! کس نیند سو رہی ہو، گلا دور پہنچا، سورج ڈھلنے پر آیا، گرگ خونخوار بظاہر دوست بن کر تمھارے کان پر تھپک رہا ہے کہ ذرا جھپٹّا اور اپنا کام کرے، چوپایوں میں تمھاری بیجا ہٹ کے باعث اختلاف پڑ چکا ہے بہت حکم لگا چکے کہ یہ بکریاں ہمارے گلّے سے خارج ہیں بھیڑیا کھائے شیر لے جائے ہمیں کچھ کام نہیں اور جنھیں ابھی تک تم پر ترس باقی ہے وہ بھی تمھاری ناشائستہ حرکتوں سے ناراض ہو کر اپنے خاص گلّے میں تمھارا آنا نہیں چاہتے ہیہات ہیہات اس بیہوشی کی نیند اندھیری رات میں جسے چوپان سمجھ رہے ہو واللہ وہ چوپان نہیں خود بھیڑیا ہے کہ ذیاب فی ثیاب کے کپڑے پہن کر تمھیں دھوکا دیتا ہے، پہلے وہ[عـه۱] بھی تمھاری طرح اس گلّے کی بکری تھا، حقیقی بھیڑیے[عـه۲] نے جب سے اسے شکار کیا اپنے مطلب کا دیکھ کر دھوکے کی ٹٹی بنا لیا اب وہ بھی اِکّے دُکّے کی خیر مناتا اور بھولی بھیڑوں کو لگا کر لے جاتا ہے، للہ اپنی حالت پر رحم کرو، اور جہاں تک دم رکھتے ہو ان گرگ ونائب گرگ سے بھاگو جیسے بنے اس مبارک گلّے میں جس پر خدا کا ہاتھ ہے کہ ید اللہ علی الجماعۃ (جماعت پر اللہ کا ہاتھ ہے۔ ت) اور اس کے سچے راعی محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں آ کر ملو کہ امن چین کا رستہ چلو اور مرغزار جنت میں بے خوف چرو، اے رب میرے ہدایت فرما، آمین!

عـه۱ یعنی امام الوہابیہ ۱۲
عـه۲ یعنی شیطان ۱۲

مَنۡ یُّرِدِ اللہُ بِہٖ خَیۡرًا یُّفَقِّھْہُ فِی الدِّیۡنِ (الحدیث)

العطایا النبویۃ فی الفتاوی الرضویۃ

مع تخریج و ترجمہ عربی عبارات

جلد پانزدھم

تحقیقاتِ نادرہ پر مشتمل چودھویں صدی کا عظیم الشان فقہی انسائیکلوپیڈیا

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ العزیز

۱۲۷۲ھ ——— ۱۳۴۰ھ
۱۸۵۶ء ——— ۱۹۲۱ء

رضا فاؤنڈیشن
جامعہ نظامیہ رضویہ
اندرون لوہاری دروازہ لاہور۸ پاکستان (۵۴۰۰۰)
فون نمبر: ۷۶۵۷۳۱۴

فتاوی رضویہ

مع تخریج و ترجمہ عربی عبارات

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ

رضا فاؤنڈیشن

جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

پاکستان

ایک دن آج ہے کہ اس محبوب کی رخصت ہے مجلس آخری وصیت ہے مجمع تو آج بھی وہی ہے بچّوں سے بوڑھوں تک مردوں سے پردہ نشینوں تک سب کا ہجوم ہے ندائے بلال سنتے ہی چھوٹے بڑے سینوں سے دل کی طرح بے تابانہ نکلے ہیں شہر بھر نے مکانوں کے دروازے کھلے چھوڑ دیے ہیں دل گھلائے چہرے مرجھائے دن کی روشنی دھیمی پڑ گئی کہ آفتاب جہاں تاب کی وداع نزدیک ہے آسمان پژمردہ زمین افسردہ جدھر دیکھو سناٹے کا عالم اتنا ازدحام اور ہُو کا مقام ، آخری نگاہیں اس محبوب کے روئے حق نما تک کس حسرت و یاس کے ساتھ جاتی اور ضعف نومیدی سے ہلکان ہو کر بیخودانہ قدموں پر گر جاتی ہیں فرطِ ادب سے لب بند مگر دل کے دھوئیں سے یہ صدا بلند ؎

کنت السواد لناظری

فعمی علیك الناظر

من شاء بعدك فلیمت

فعلیك كنت احاذر

اللہ کا محبوب، امت کا راعی کس پیار کی نظر سے اپنی پالی ہوئی بکریوں کو دیکھتا اور محبت بھرے دل سے اُنھیں حافظ حقیقی کے سپرد کر رہا ہے شانِ رحمت کو اُن کی جُدائی کا غم بھی ہے اور فوج فوج اُمنڈتے ہوئے آنے کی خوشی بھی کہ محنت ٹھکانے لگی جس خدمت کو ملک العرش نے بھیجا تھا باحسن الوجوہ انجام کو پہنچی۔

نوح کی ساڑھے نوسو برس وہ سخت مشقت اور صرف پچاس شخصوں کو ہدایت۔ یہاں بیس تئیس ہی سال میں بحمداللہ یہ روز افزوں کثرت۔ کنیز و غلام جوق جوق آرہے ہیں جگہ بار بار تنگ ہوتی جاتی ہے۔ دفعہ دفعہ ارشاد ہوتا ہے آنے والوں کو جگہ دو۔ آنے والوں کو جگہ دو۔ اس عام دعوت پر جب یہ مجمع ہو لیا ہے سلطان عالم نے منبر اکرم پر قیام کیا ہے بعد حمد و صلاۃ اپنے نسب و نام و قوم و مقام و فضائل عظام کا بیان ارشاد ہوا ہے۔ مسلمانو! خدارا پھر مجلس میلاد اور کیا ہے وہی دعوت عام وہی مجمع تام وہی منبر و قیام وہی بیان فضائل سید الانام علیہ و علیٰ آلہ الصلاۃ والسلام مجلس میلاد اور کس شے کا نام مگر نجدی صاحبوں کو ذکر محبوب مٹانے

جناب رسالتمآب ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک لاجواب کتاب

المسمّٰی بہ

جزاء اللہ عدوہ باباۂ

ختم النّبوّۃ

—— تصنیف لطیف ——

اعلیٰحضرت امام اہل سنت مجدد مائۃ حاضرہ امام ملت طاھرہ
الشاہ مولٰینا احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہٗ

مکتبہ نبویہ — گنج بخش روڈ — لاہور

ایک دن آج ہے کہ اس محبوب کی رخصت ہے مجلس آخری وصیت ہے مجمع تو آج بھی وہی ہے بچوں سے بوڑھوں تک مردوں سے پردہ نشینوں تک سب کا ہجوم ہے ندائے بلال سنتے ہی چھوٹے بڑے سینوں سے دل کی طرح بے تابانہ نکلے ہیں شہر بھر نے مکانوں کے دروازے کھلے چھوڑ دیے ہیں دل کھلائے چہرے مرجھائے دن کی روشنی دھیمی پڑ گئی کہ آفتاب جہاں تاب کی وداع نزدیک ہے آسمان پژمردہ زمین افسردہ جدھر دیکھو سناٹے کا عالم اتنا ازدحام اور ہُو کا مقام، آخری نگاہیں اس محبوب کے روئے حق نما تک کس حسرت و یاس کے ساتھ جاتی اور ضعف نومیدی سے ہلکان ہو کر بیخودانہ قدموں پر گر جاتی ہیں فرطِ ادب سے لب بند مگر دل کے دھوئیں سے یہ صدا بلند ہے

كنت السواد لناظرى
فعمى عليك الناظر
من شاء بعدك فليمت
فعليك كنت احاذر

اللہ کا محبوب، امت کا راعی کس پیار کی نظر سے اپنی پالی ہوئی بکریوں کو دیکھتا اور محبت بھرے دل سے اُنھیں حافظ حقیقی کے سپرد کر رہا ہے شانِ رحمت کو اُن کی جُدائی کا غم بھی ہے اور فوج فوج اُمنڈتے ہوئے آنے کی خوشی بھی کہ محنت ٹھکانے لگی جس خدمت کو ملک العرش نے بھیجا تھا باحسن الوجوہ انجام کو پہنچی۔

نوح کی ساڑھے نو سو برس وہ سخت مشقت اور صرف پچاس شخصوں کو ہدایت۔ یہاں بیس تئیس ہی سال میں بحمد اللہ یہ روز افزوں کثرت۔ کنیز و غلام جوق جوق آ رہے ہیں جگہ بار بار تنگ ہوتی جاتی ہے۔ دفعہ دفعہ ارشاد ہوتا ہے آنے والوں کو جگہ دو۔ آنے والوں کو جگہ دو۔ اس عام دعوت پر جب یہ مجمع ہو لیا ہے سلطان عالم نے منبر اکرم پر قیام کیا ہے بعد حمد و صلاۃ اپنے نسب و نام و قوم و مقام و فضائل عظام کا بیان ارشاد ہوا ہے۔ مسلمانو! خدارا پھر مجلس میلاد اور کیا ہے وہی دعوت عام وہی مجمع تام وہی منبر و قیام وہی بیان فضائل سید الانام علیہ وعلی آلہ الصلاۃ والسلام مجلس میلاد اور کس شے کا نام مگر نجدی صاحبوں کو ذکر محبوب مٹانے

marfat.com

کچھ لوگ کہتے ہیں کہ قرآن پاک میں لفظ
"راعنا" کے استعمال اور تکلم سے منع کیاگیا ہے.
جوابا حوالہ عرض ہے پیر کرم شاہ الازہری کا نے
یہ بات بھی حل کر دی کہ اردو سے عربی منتقل
کرتے ہوئے الفاظ ہوں افعال ہوں اور ان کے
معانی ، مفہوم، اور تشریحات وغیرہ نہیں بدلتے
مزید سکین میں ملاحظہ فرمائیں

9:44 am ✓

Mufti Mujahid

You

کچھ لوگ کہتے ہیں کہ قرآن پاک میں لفظ "راعنا" کے استعمال اور تکلم سے منع کیاگیا ہے۔
جوابا حوالہ عرض ہے پیر کرم شاہ الازہری کا نے یہ ...

جیسے لفظ مکر اردو اسی معنی انہی معنوں میں استعمال ہوا ہے جو اس لفظ کے معنی عربی میں تھے

9:49 am

Mufti Mujahid

You

کچھ لوگ کہتے ہیں کہ قرآن پاک میں لفظ "راعنا" کے استعمال اور تکلم سے منع کیاگیا ہے۔
جوابا حوالہ عرض ہے پیر کرم شاہ الازہری کا نے یہ ...

جیسے لفظ مکر اردو اسی معنی انہی معنوں میں استعمال ہوا ہے جو اس لفظ کے معنی عربی میں تھے

9:49 am

1 Unread Message

Mufti Mujahid

اور اگر بریلوی علماء اس بات کو تسلیم نہ کریں اردو زبان میں مکر کی نسبت اللہ کی طرف کی گئی ہے تو اس لحاظ سے بریلوی خود گستاخ قرار پائیں گے کیوں کہ بریلوی علماء کی کتابوں میں لفظ مکرکو اردو زبان میں اللہ کے لئے استعمال کیا گیا ہے

9:51 am

فیروز اللغات اُردو جدید

نیا ایڈیشن

جدید ترتیب اور اضافوں کے ساتھ

ستّر ہزار کے لگ بھگ مُتداوَل الفاظ، مرکّبات، محاورات
ضربُ الامثال اور سائنسی اور فنّی اِصطلاحات

فیروز سنز لمیٹڈ
لاہور ۔ راولپنڈی ۔ کراچی

Marfat.com

راضی نامہ ۔ (مذکر) باہمی فیصلے کی وہ تحریر جو سرکار میں فریقین کی رضامندی سے داخل کی جاتی ہے ۔ صلح نامہ ۔
راعی ۔ [ع ۔ ا ۔ مذکر] چرواہا ۔ رکھوالا ۔ بادشاہ ۔
راغ ۔ [ف ۔ ا ۔ مذکر] (۱) پہاڑ کے پیچھے کا میدان (۲) جنگل ۔
راغب ۔ [ع ۔ صفت] مائل ۔ خواہش مند ۔
رافت ۔ (را ۔ فت) [ع ۔ ا ۔ مونث] مہربانی ۔
رافضی ۔ (را ۔ فِ ۔ ضی) [ع ۔ ا ۔ مذکر] (۱) وہ گروہ جو اپنے سردار کو چھوڑ دے ۔ (۲) (مراداً) وہ پیروانِ حضرتِ علیؓ جنھوں نے جنگِ جمل میں آپ کا ساتھ چھوڑ دیا تھا ۔
راقم ۔ [ع ۔ ا ۔ مذکر] کاتب ۔ لکھنے والا ۔ نویسندہ ۔
راقم الحروف ۔ لکھنے والا ۔ نویسندہ ۔
راکب ۔ [ع ۔ ا ۔ مذکر] جانور یا جہاز پر سوار ہونے والا ۔
راکٹ ۔ ( ) [انگ ۔ ا ۔ مذکر] بان ۔ گول اور مخروطی شکل کا خود کار بم ۔
راکڑ ۔ (را ۔ کڑ) [ہ ۔ ا ۔ مونث] کم درجے کی زمین جس میں صرف خریف کی فصل بوئی جاتی ہے ۔
راکشس ۔ (را ۔ کِ ۔ شَس) [س ۔ ا ۔ مذکر] جنگلوں میں رہنے والا وحشی آدمی ۔ شیطان ۔ بدرُوح ۔
راکع ۔ [ع ۔ صفت] رکوع کرنے والا ۔ عبادت کرنے والا ۔
راکھ ۔ [ہ ۔ ا ۔ مونث] خاکستر ۔ بھوبل ۔ کسی جلی ہوئی چیز کی خاک ۔
راکھ جھاڑنا ۔ کوئلوں یا اُپلوں سے راکھ علیحدہ کرنا ۔
راکھ سر پر ڈالنا ۔ سخت غم کا اظہار ۔
راکھی ۔ [ہ ۔ ا ۔ مونث] ڈورا جو ہندو سلونو کے تہوار میں اچھے شگون کے لیے کلائی پر باندھتے ہیں ۔ رکھڑی ۔
راگ ۔ [س ۔ ا ۔ مذکر] (۱) نغمہ ۔ ترانہ ۔ لَے ۔ سُر ۔ (۲) جھگڑا (۳) جوش ۔ (۴) محبت ۔
راگ الاپنا ۔ (۱) راگ گانا (۲) اپنی ہی کہے جانا ۔
راگ رنگ ۔ (مذکر) رنگ رلیاں ۔ عیش و عشرت ۔ کھیل ۔ تماشا ۔
راگ مالا ۔ (۱) وہ کتاب جس میں راگ کے اصول اور مختلف راگنیوں کا بیان درج ہو ۔ (۲) لمبا جھگڑا ۔
راگنی ۔ (را ۔ گِ ۔ نی) [ہ ۔ ا ۔ مونث] (۱) راگ کی بیوی ۔ راگ کا ہر شعبہ ۔ (کل راگوں کی چھتیس راگنیاں ہیں) ۔ (۲) بدکار عورت ۔
راگی ۔ (را ۔ گی) [ہ ۔ ا ۔ مذکر] (۱) کلاسیکی موسیقی کا ماہر ۔ راگ راگنیوں کا استاد ۔ (۲) عاشق (۳) [صفت] بدکار ۔ آوارہ ۔
رال ۔ [ہ ۔ ا ۔ مونث] (۱) لعابِ دہن (۲) چیڑ کا گوند ۔
رال بہنا ۔ منہ سے لعاب نکلنا ۔
رال ٹپکنا ۔ (۱) منہ سے رطوبت کا نکلنا ۔ (۲) منہ میں پانی بھر آنا ۔ (۳) عاشق ہونا ۔
رام ۔ [ف ۔ صفت] تابع ۔ مطیع ۔ فرماں بردار ۔
رام کرنا ۔ تابع کرنا ۔ قابو میں لانا ۔ راضی کرنا ۔

رام ۔ [س ۔ ا ۔ مذکر] (۱) پرمیشور ۔ پروردگار (۲) پرسرام ۔ وشنو اور رام چندر جی کا خطاب (۳) [صفت] خوبصورت
رام پھل ۔ (مذکر) ایک قسم کا سُرخ رنگ کا ترشی مائل شریفہ ۔
رام ترئی ۔ (مونث) ایک قسم کا کدو ۔ گھیا ۔
رام رام ۔ (۱) ہندوؤں کا باہمی سلام (۲) توبہ توبہ ۔
رام رام جپنا پرایا مال اپنا ۔ (مثل) بظاہر پرہیزگاری اور باطن میں بے ایمانی ۔
رام رس ۔ (۱) ذوقِ الٰہی (۲) نمک
رام کہانی ۔ (مونث) رامائن ۔ رام چندر کی داستان لمبی سرگذشت
رام کی مایا ۔ خدا کے کھیل ۔ فطرت ۔ نیچر ۔
رام کی مایا کہیں دھوپ کہیں چھایا ۔ (مثل) خدا کی قدرت ہے ۔ کہیں دھوپ ہے کہیں چھاؤں ۔ کہیں دکھ ہے کہیں سکھ ۔
رام کلی ۔ ایک راگنی ۔
رام لیلا ۔ (مونث) دسہرے کا میلا رام چندر جی کی فتوحات کی نقل جو ہندو دسہرے کے موقع پر کرتے ہیں ۔
رام ملائی جوڑی ایک اندھا ایک کوڑھی ۔ (مثل) دونوں ایک جیسے بدمعاش ۔
رام نومی ۔ (مونث) رام چندر جی کا جنم دن ۔ ہندوؤں کا وہ تہوار جو چیت کے پچھلے پاکھ کی نویں تاریخ کو منایا جاتا ہے ۔
رامانندی ۔ (را ۔ ما ۔ نَن ۔ دی) [ہ ۔ ا ۔ مذکر] ہندو فقیروں کا وہ گروہ جو رام کے سوا دوسرے کو نہیں مانتا ۔
رامائن ۔ (را ۔ ما ۔ ین) [ہ ۔ ا ۔ مونث] وہ رزمیہ نظم جو پہلے بالمیک جی نے سنسکرت میں اور پھر تلسی داس نے ہندی میں رام چندر جی کے حالات میں لکھی ۔
رامش ۔ (را ۔ مِش) [ف ۔ ا ۔ مونث] (۱) آرام ۔ آسائش ۔ (۲) خوشی ۔ (۳) خوشی میں گانا (۴) نصیحت ۔ صلاح ۔ (۵) نمروں کا میل ۔
رامش جان ۔ ایک سُر کا نام ۔
ران ۔ [ف ۔ ا ۔ مونث] ٹانگ کا گھٹنے سے اُوپر کا حصہ ۔
ران تلے آنا ۔ (۱) زانو کے نیچے آنا ۔ (۲) قابو میں آنا ۔
ران ۔ [ف] مصدر راندن کا اسم فاعل یعنی چلانے والا ۔ انتظام کرنے والا (مرکبات میں جیسے حکمران)
رانا ۔ [ہ ۔ ا ۔ مذکر] (۱) چھوٹا راجا ۔ ٹھاکر (۲) راجپوتوں کا ایک خطاب جو راجا کے بیٹے کو ملتا ہے ۔
رانبھنا ۔ (رانبھ ۔ نا) [ہ ۔ مص] گانے کا چلانا ۔
رانپی ۔ (ران ۔ پی) [ہ ۔ ا ۔ مونث] رانبی ۔ موچیوں کا ایک اوزار جس سے وہ چمڑا چھیلتے ہیں ۔
راندہ ۔ (ران ۔ دہ) [ف ۔ صفت] نکالا ہوا ۔ دھتکارا ہوا
راندۂ درگاہ ۔ وہ شخص جو درگاہِ الٰہی یا دربارِ شاہی سے نکالا گیا ہو ۔
رانڈ ۔ [ہ ۔ ا ۔ مونث] (۱) بیوہ عورت (۲) رنڈی ۔ بیسوا ۔ (۳) لونڈی ۔
رانڈ کا سانڈ ۔ وہ شخص جو بیوہ ماں کی کمائی کھا کر پلا ہو ۔

Marfat.com

مُتَوَفِّيكَ وَرَافِعُكَ إِلَيَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا وَ

اے عیسیٰ! یقیناً میں پوری عمر تک پہنچاؤں گا تمہیں ۹۵ اور اُٹھانے والا ہوں تمہیں اپنی طرف اور پاک کرنے والا ہوں تمہیں ۹۶ ان لوگوں (کی تہمتوں) سے جنھوں نے تیرا انکار کیا اور

لفظ "مکر" کو صرف دھوکہ دہی اور فریب کاری کے معنی میں استعمال کرتے ہیں۔ اور جب اس فعل کی نسبت ذاتِ باری کی طرف ہوتی ہے تو ہمارا ذہن بلاوجہ طرح طرح کے شکوک وشبہات کی آماجگاہ بن جاتا ہے حالانکہ جب اس کا فاعل وُہ ذاتِ مقدس ہو جو ہر عیب، ہر نقص اور نازیبا فعل سے پاک ہے تو ہم لفظ "مکر" کا معنی صرف تدبیر یا وُہ خفیہ طریقہ جس سے دُشمنانِ حق کے شیطانی منصُوبوں کو خاک میں ملانا مقصُود ہوتا ہے کریں گے۔ اب کسی قسم کا شک باقی نہیں رہتا۔ قال المفضل ودبر واود بر الله والمکر لطف التدبیر (بحر محیط)

اور اگر ان لغوی تحقیقات کے لیے انسان کے پاس وقت نہ ہو تو کم از کم علم بدیع کے قاعدۂ مشاکلت کو ہمیشہ پیشِ نظر رکھے۔ وُہ یہ ہے کہ عربی میں کسی بُرے اور ناپسندیدہ فعل پر جو سزا دی جاتی ہے اسے اسی لفظ سے تعبیر کر دیتے ہیں اگرچہ وُہ سزا کتنی مُناسب اور قرینِ انصاف کیوں نہ ہو۔ مثلاً جزاء سیئة سیئة مثلها یعنی بُرائی کا بدلہ بُرائی ہے اسی طرح حالانکہ بُرائی کی سزا بُرائی نہیں ہوتی بلکہ عین انصاف ہوا کرتی ہے یا مثلاً فمن اعتدی علیکم فاعتدوا علیه یعنی جو تم پر زیادتی کرے تم اس پر زیادتی کر لو۔ حالانکہ زیادتی اور تعدّی کی روک تھام کرنا زیادتی اور ظلم نہیں بلکہ دین اور اخلاق کے تمام ضابطے اس کے درست ہونے کی تائید کرتے ہیں۔ اسی طرح یہاں بھی حضرت مسیح علیہ السّلام کے قتل کرنے کی جو مکارانہ سازش ان یہودیوں نے کر رکھی تھی۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کو ناکام بنانے کی جو تدبیر کی گئی اُسے مکر سے تعبیر فرما دیا اور اس میں کوئی نقص نہیں۔

۹۵۔ علم معانی کا یہ مسلّمہ قاعدہ ہے کہ اگر کسی لفظ کا ایک حقیقی معنی ہو اور دُوسرا مجازی تو حقیقی معنی کو مجازی معنی پر ترجیح دی جائے گی۔ ہاں اگر کوئی ایسا قرینہ پایا جائے جس کے ہوتے ہُوئے حقیقی معنی متعذر ہو تو اس وقت معنی حقیقی کو ترک کر کے معنی مجازی مُراد لیا جائے گا لیکن اگر ایسے قوی قرائن موجُود ہوں جو حقیقی معنی مُراد لینے کے ہی مؤید ہوں تو اس حالت میں حقیقی معنی کو ترک کر کے مجازی معنی مراد لینے پر اصرار کرنا تو اُلٹی گنگا بہانے کے مترادف ہے۔ اب آپ لفظ توفّی کے معنی پر غور فرمائیے۔ تاج العرُوس میں لفظ "وفی" کی تحقیق کرتے ہُوئے لکھتے ہیں وتوفاه ای لحرید ع منه شیئا یعنی پُورے کا پُورا لے لیا اور اس سے کوئی چیز باقی نہیں رہنے دی۔ امام ابی عبداللہ القرطبی الجامع لاحکام القرآن میں لکھتے ہیں۔ توفیت مالی من فلان ای قبضته یعنی میں نے اس سے سارا مال واپس لے لیا یہ تو ہے لفظ توفی کا حقیقی معنی۔ ہاں یہ موت کے معنی میں بھی مستعمل ہوتا ہے لیکن یہ اس کا مجازی معنی ہے جیسے صاحب تاج العرُوس نے لکھا ہے۔ ومن المجاز ادرکته الوفاة ای الموت والمنیة وتوفی فلان اذ مات وتوفاه اللہ عزوجل اذا قبض روحه۔ اب آپ خود فیصلہ فرمالیں کہ ایک لفظ کا حقیقی معنی ترک کر کے بغیر قرینہ کے اس سے مجازی معنی اخذ کرنے پر اصرار کرنا اس لفظ کے ساتھ کتنی بے جا زیادتی ہے۔ اور یہاں صرف اتنا ہی نہیں کہ مجازی معنی لینے کا کوئی قرینہ موجُود نہیں بلکہ ایسے قوی قرائن موجُود ہیں جو اس لفظ کے حقیقی معنی لیے جانے پر دلالت کرتے ہیں۔ آپ پُوچھیں گے۔ کہ وُہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ

ضیاء القرآن

جلد اوّل

فاتحہ — تا — انعام

پیر محمد کرم شاہ ایم اے (الازہر) سجادہ نشین بھیرہ

ضیاء القرآن پبلیکیشنز

گنج بخش روڈ ○ لاہور

بریلوی جواب:
راعنا کہنے سے منع ہے راعی سے نہیں جبکہ ہمارے علماء نے راعی کہا ..

جواب؛
محترم دور کا شبہ بھی آپ کو کفر کی دلدل سے نہیں نکال سکتا کیونکہ آپ کے امام اہلسنت نے اس پر بھی فتوئ ٹھوکا ہے----

2:34 pm ✓

نہایت مُبْتَذَل (یعنی حقیر) و ذلیل ہے، ایسے اَلفاظ سے اِحتراز کرے (یعنی بچے) اور توبہ کرے اور تجدیدِ نکاح کرے۔ مسلمان بارگاہِ اقدس میں عرض کیا کرتے تھے: رَاعِنَا۔ یعنی ہماری رعایت فرمائیے! یہود موقع پا کر زبان دبا کر اس طرح کہتے کہ بظاہر تو وُہی (راعنا) معلوم ہوتا مگر وہ کہتے: ''رَاعِیْنَا'' یعنی ''ہمارے چرواہے۔'' اس پر آیتِ کریمہ نازِل ہوئی، اس لفظ ''راعنا'' سے مُمانَعَت فرما کر یہ حکم دیا کہ ''اُنْظُرْنَا'' کہو یعنی ''ہماری طرف نظر فرمائیے'' (کہا کرو) تو جس لفظ سے راعی (یعنی چرواہا) کا اِیہامِ بعید (یعنی دُور کا شبہ پڑتا) تھا اس تک سے مُمانَعَت فرمائی گئی، تو ظاہر ہے کہ خود اس (چرواہا کہنے) کی مُمانَعَت کس درجہ ہو گی۔ خُصُوصاً یہ اُردو کا لفظ (چرواہا) تو نہایت سَخِیف (یعنی انتہائی گھٹیا) ہے۔ (سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے بارے میں) اُمّت کے نگہبان و محافظ وغیرہ اَلفاظ بولنا چاہئے۔ وَاللهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ۔

(فتاویٰ امجدیہ ج ۴ ص ۲۵۷-۲۶۰)

فریاد ہے اے کشتیِ اُمّت کے نگہباں
بیڑا یہ تباہی کے قریب آن لگا ہے

یہ حوالہ ملاحظہ فرمائیں کہ بکریاں چرانے والا
کہنا بھی کفر ہے

8:01 pm ✓

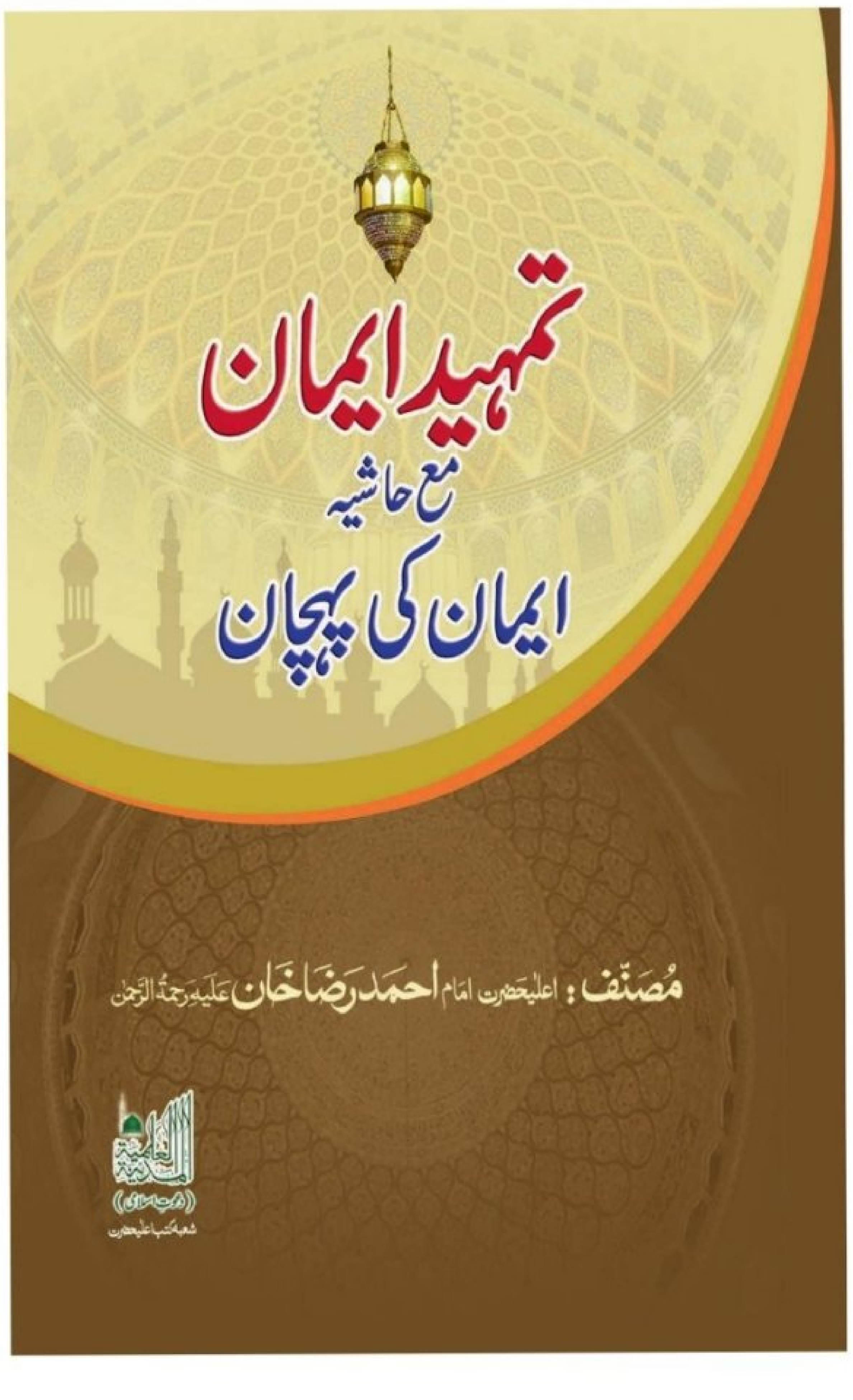

فرمائیں ۲۸۷ اور مُراد خفی ۲۸۸ رکھتے، یعنی رعونت والا ۲۸۹، اور بعض زبان دبا کر رَاعِیْنَا کہتے یعنی ہمارا چرواہا۔

جب پہلودار بات ۲۹۰ دین میں طعنہ ہوئی، تو صَرِیح وصاف کتنا سخت طعنہ ہوگی بلکہ انصاف کیجئے تو ان باتوں کا صَرِیح بھی ان کلمات کی شناعت ۲۹۱ کو نہیں پہنچتا۔ بہرا ہونے کی دعا یا رعونت یا بکریاں چرانے کی نسبت کو ان الفاظ سے کیا نسبت کہ شیطان سے علم میں کمتر یا پاگلوں چوپایوں سے علم میں ہمسر ۲۹۲؟ اور خدا کی نسبت وہ کہ جھوٹا ہے، جھوٹ بولتا ہے جو اسے جھوٹا بتائے مسلمان سُنّی صالح ہے، والعیاذ باللہ رب العالمین۔

ثانیاً اس وہمِ شَنِیع ۲۹۳ کو مذہبِ سیدنا امام (رضی اللہ عنہ) بتانا حضرت امام پر سخت اِفْتِراء ۲۹۴ واتہام ۲۹۵ جبکہ امام (رضی اللہ عنہ) اپنے عقائد کریمہ کی کتاب مطہر ۲۹۶ فقہ اکبر میں فرماتے ہیں:۔ صِفَاتُهٗ تَعَالٰی فِی الْاَزَلِ غَیْرُ مُحْدَثَةٍ وَلَا مَخْلُوْقَةٍ فَمَنْ قَالَ اِنَّهَا مَخْلُوْقَةٌ اَوْ مُحْدَثَةٌ اَوْ وَقَفَ فِیْهَا اَوْ شَكَّ فِیْهَا فَهُوَ كَافِرٌ بِاللّٰهِ تَعَالٰی۔

---

۲۸۷ یہ بات دوبارہ ارشاد فرمادیں تا کہ ہم بات کو پوری طرح سمجھ لیں۔ ۲۸۸ خفیہ ارادہ ۲۸۹ تکبر کرنے والا۔ ۲۹۰ وہ بات جس کے کئی معنیٰ بنتے ہوں کچھ واضح ہوں کچھ مخفی ۲۹۱ بُرائی۔ ۲۹۲ یعنی اُن منافقوں کی گستاخیاں (حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے بہرا ہونے کی دعا کرنا یا تکبر والا کہنا یا بکریاں چرانے والا کہنا) اگرچہ کفر ہے لیکن یہ الفاظ ان گستاخوں کے گستاخانہ کلمات سے بہت ہلکے ہیں جنھوں نے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کو علم میں شیطان سے بھی کم بتایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو علم میں معاذ اللہ جانوروں کے برابر ٹھہرادیا۔ ۲۹۳ انتہائی بُرے خیال۔ ۲۹۴ جھوٹ۔ ۲۹۵ تہمت۔ جھوٹا الزام۔ ۲۹۶ پاک کتاب۔

www.dawateislami.net

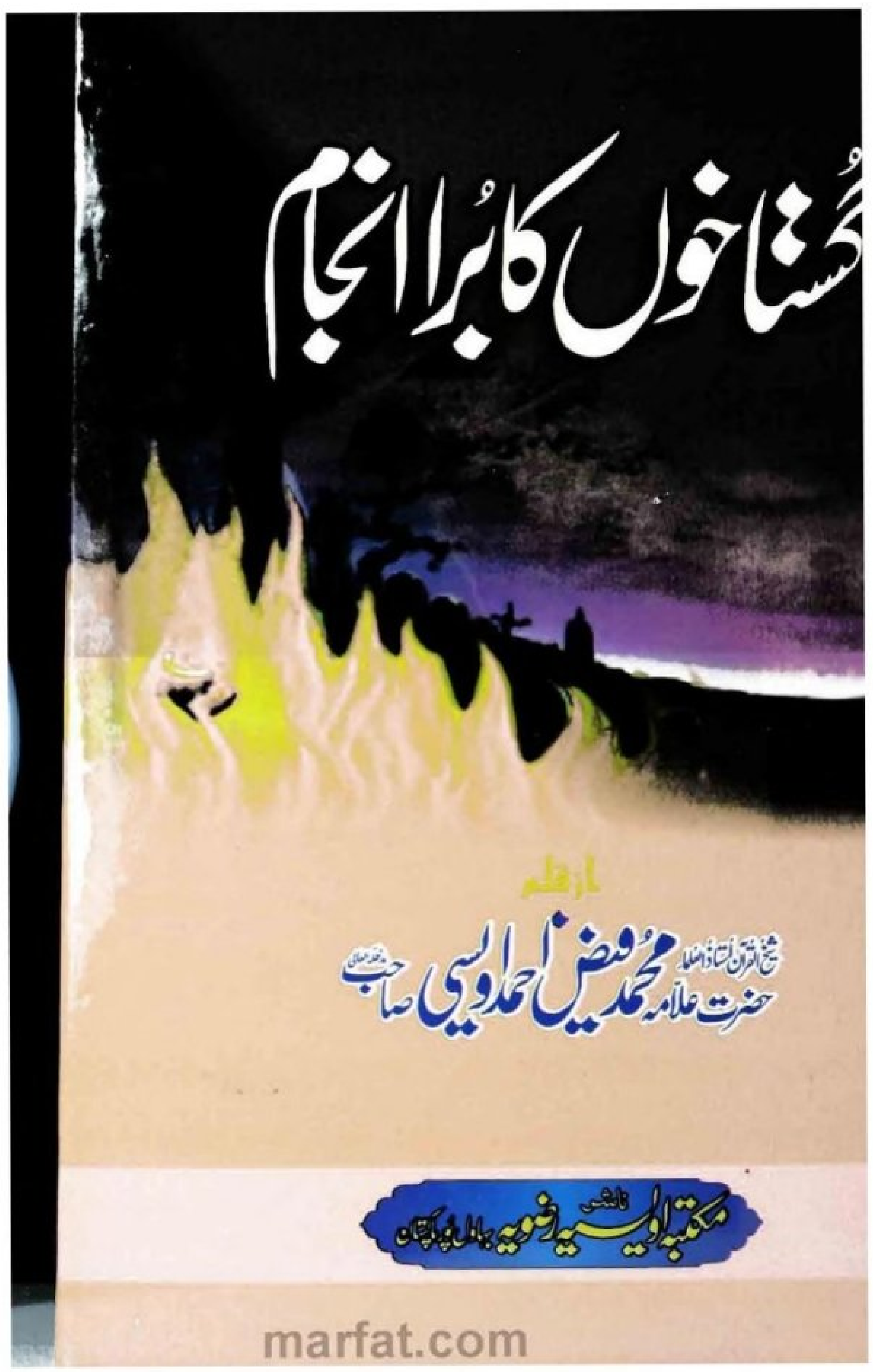

ع......غلامیٔ رسول میں موت بھی قبول ہے

۴۔ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے نہ صرف محبت الٰہی کی سعادتیں نصیبِ ہوتی ہے بلکہ بندہ محبوب الٰہی بن جاتا ہے۔ اسی لئے اُمتی پر لازم ہے کہ حبیبِ خُدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع وفرمانبرداری کر کے محبوبِ خداوندی کی سعادت سے بہرہ اندوز ہو اور آپ کی بے ادبی اور گستاخی سے بچے کیونکہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بے ادبی وگستاخی اگرچہ معمولی ہی سہی سخت عذاب کا موجب ہے۔

چنانچہ اللہ نے فرمایا کہ:

۱۔ یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَ قُوْلُوا انْظُرْنَا وَاسْمَعُوْا وَ لِلْکَافِرِیْنَ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۔ (پ ا سورہ البقرہ آیت نمبر ۱۰۴)

۲۔ فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَ عَزَّرُوْهُ وَ نَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ اُولٰٓئِکَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۔ا(پ ۹ سورہ الاعراف آیت ۱۵۷)

پہلی آیت میں ارشاد فرمایا گیا کہ اے مسلمانو! راعنا کے لفظ ہیں چونکہ راعی (چرواہے) یا رعونت کا معنی بھی نکلتا ہے اور گو اس کا ایک معنی صحیح بھی ہے مگر بوجہ موہوم بے ادبی ہونے کے ایسا لفظ بے ادبی کا میرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ کہو ورنہ یاد رکھو کافروں کیلیئے دردناک عذاب ہے۔

دوسری آیت میں فرمایا گیا کہ دنیا اور آخرت میں کامیاب وہی لوگ ہیں جو کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لا کر آپ کا ادب بھی کریں۔ آپ کی امداد اور عمل بالقرآن سے مشرف بھی ہوں۔ نتیجہ یہ نکلا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

احمد رضا کی اس گستاخی پر اگر توبہ بھی
ثابت ہو جائے تب بھی بریلوی اصولوں کی
روشنی میں اس کی توبہ قبول نہیں ہوگی
چنانچہ ملاحظہ فرمائیں حوالہ

7:37 pm

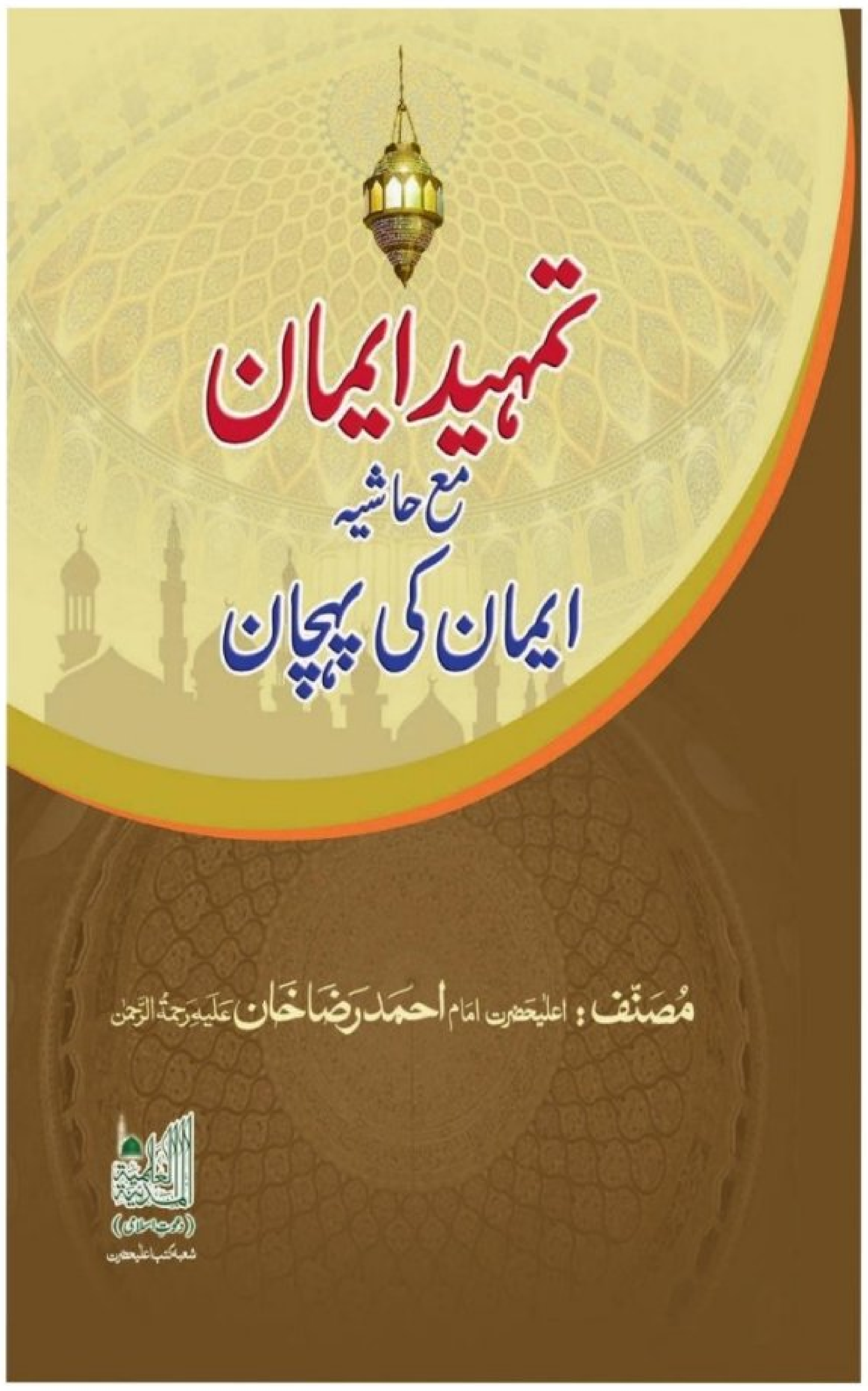

ثالثاً[۳۱۱] اصل بات یہ ہے کہ اِصْطِلاحِ ائِمّہ[۳۱۲] میں اہلِ قبلہ وہ ہے کہ تمام ضروریاتِ دین پر ایمان رکھتا ہو، اِن میں سے ایک بات کا بھی منکر ہو تو قطعاً اجماعاً کافِر مرتد ہے ایسا کہ جو اسے کافر نہ کہے خود کافِر ہے۔ شِفاء شریف و بزّازیہ و دُرَر و غُرَر و فتاوٰی خَیرِیہ وغیرہا میں ہے:

اَجْمَعَ الْمُسْلِمُوْنَ اِنْ شَاتِمَہٗ (ﷺ) کَافِرٌ وَمَنْ شَکَّ فِی عَذَابِہٖ وکُفْرِہٖ کَفَرَ۔

ترجمہ۔: ”تمام مسلمانوں کا اجماع ہے کہ جو حضور اقدس (ﷺ) کی شان پاک میں گستاخی کرے وہ کافِر ہے اور جو اس کے مُعذَّب[۳۱۳] یا کافِر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافِر ہے۔“ مَجْمَعُ الْاَنْھُر و دُرِّ مُختار میں ہے وَاللَّفْظُ لَہٗ۔

اَلْکَافِرُ بِسَبِّ نَبِیٍّ مِنَ الْاَنْبِیَاءِ لَاتُقْبَلُ تَوْبَتُہٗ مُطْلَقًا مَنْ شَکَّ فِیْ عَذَابِہٖ وَ کُفْرِہٖ کَفَرَ۔

ترجمہ: ”جو کسی نبی کی شان میں گستاخی کے سبب کافِر ہوا اس کی توبہ کسی طرح قبول نہیں اور جو اسکے عذاب یا کفر میں شک کرے خود کافِر ہے۔“

الحمدللہ (عزّوجلّ)! یہ نفسِ مسئلہ[۳۱۴] کا وہ گراں بہا جُزئِیَّہ[۳۱۵] ہے جس میں ان بدگویوں کے کفر پر اجماعِ تمام اُمت کی تصرِیح ہے[۳۱۶] اور یہ بھی کہ جو انہیں کافِر نہ جانے خود کافِر ہے۔

---

[۳۱۱] تیسری بات [۳۱۲] ائمہ علیہم الرحمۃ کی مخصوص، فنّی بول چال [۳۱۳] عذاب کے مستحق ہونے میں۔ [۳۱۴] زیرِ نظر سوال۔ [۳۱۵] قیمتی اصول۔ قیمتی عبارت۔ [۳۱۶] وضاحت سے لکھا ہے کہ گستاخ رسول کا کافِر ہونا تمام امت کا متفقہ فیصلہ ہے۔

www.dawateislami.net

اور یہ کفر صرف صحابہ کرام علیہم الرضوان
کے لئے نہیں بلکہ اب بھی کفر ہے

8:04 pm

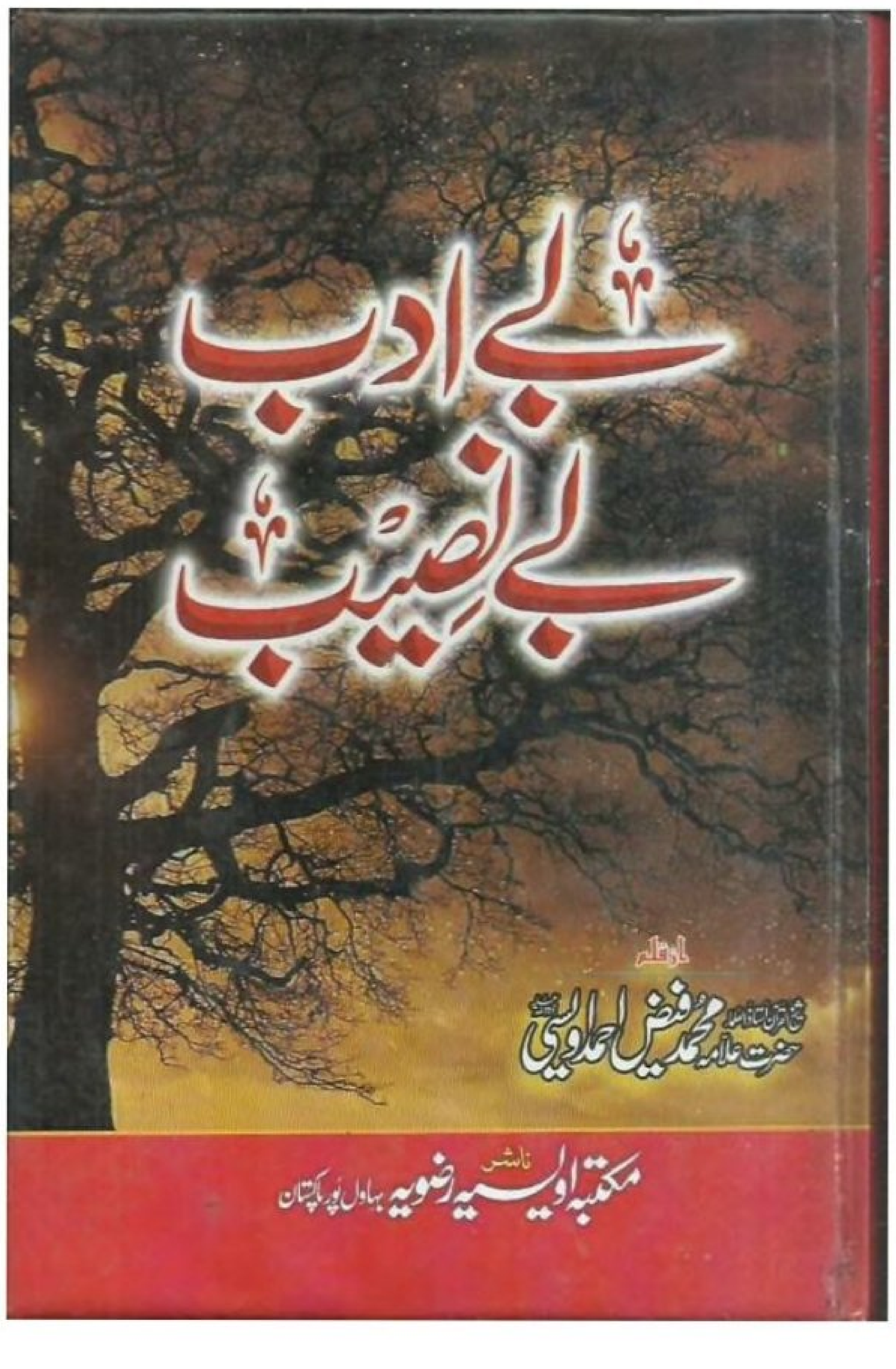

باب ۱

قرآن مجید اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں متعدد مقامات پہ بے ادبی کی سزا وعذاب کا ذکر فرمایا ہے۔ چند نمونے ملاحظہ ہوں۔

۱۔ یٰاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَقُوۡلُوۡا رَاعِنَا وَ قُوۡلُوا انۡظُرۡنَا وَ اسۡمَعُوۡا ؕ وَ لِلۡکٰفِرِیۡنَ عَذَابٌ اَلِیۡمٌ (سورۃ البقرہ ۱۰۴، پ ۱)

اے ایمان والو! جب تمہیں میرے حبیب کی کوئی بات سمجھ میں نہ آئے اور دوبارہ کہلوانا چاہو تو راعنا یارسول نہ کہو۔ یعنی اے رسول صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم ہماری رعایت فرمائیں بلکہ یوں کہو اُنۡظُرۡنَا ہم پر نظر عنایت فرما دیں۔ اور غور سے سنو (تاکہ دوبارہ کہلوانے کی ضرورت ہی پیش نہ آئے اور کافروں کے لیے دردناک عذاب ہے۔

گستاخی کیا تھی؟ لفظ رَاعِنَا اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالےٰ عنہم کو اس لیے روکا۔ کہ یہود بے ادب اور گستاخ منافقین و کفار رَاعِنَا کو ذرا زبان میں پیک دے کر گالی اور اہل اسلام کے استعمال کو اپنی گستاخی کے لیے آڑ بنا لیتے۔ اللہ تعالےٰ جل شانہٗ کو گوارا نہ ہوا۔ اسی لیے راعنا بولنے سے نہ صرف روک دیا بلکہ آئندہ یہ لفظ بولنے والا نہ صرف کافر بلکہ سخت عذاب میں مبتلا کرنے کی وعید شدید تباہی اور سنائی۔

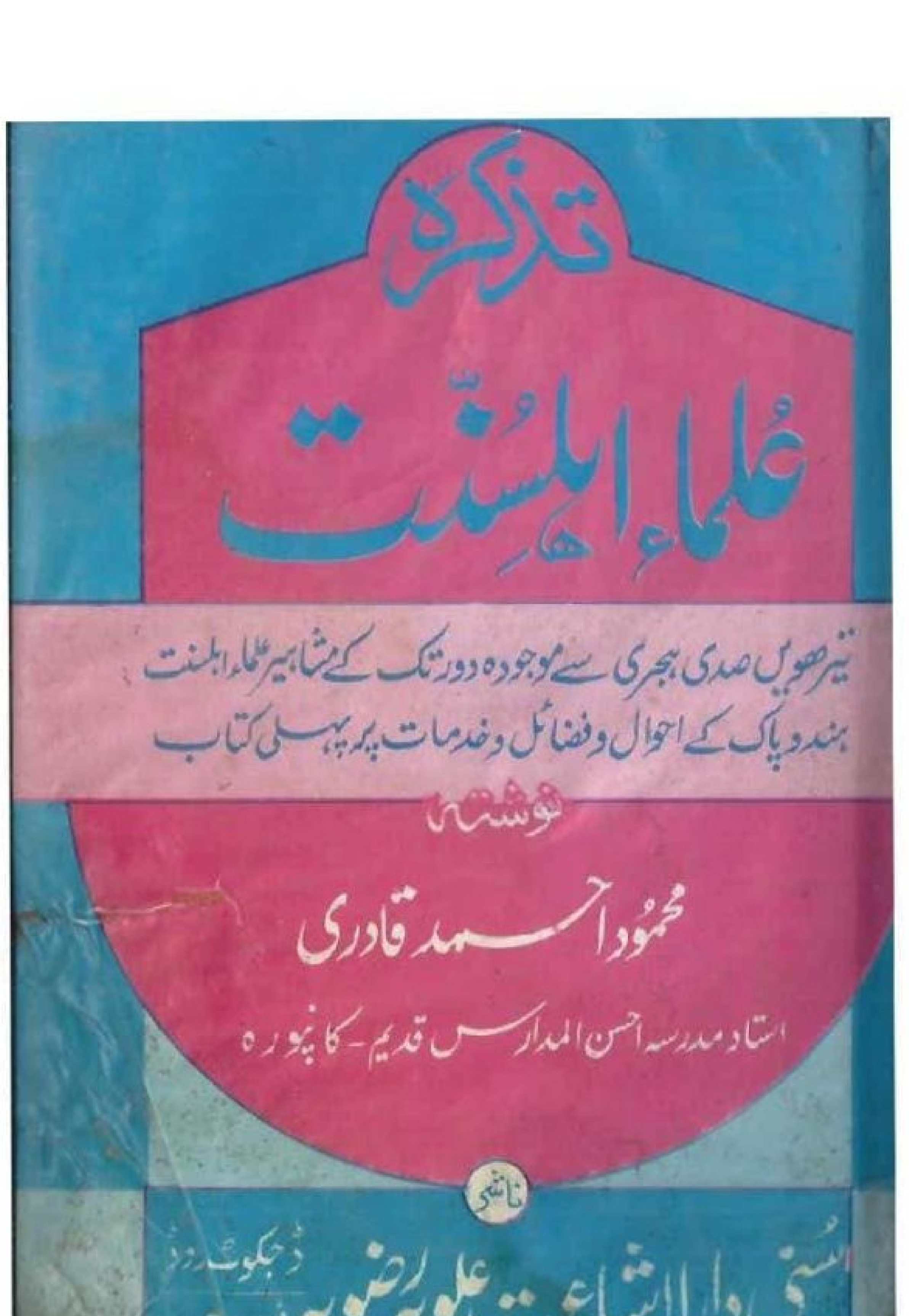

حضرت مولانا فصاحت عالم صاحب گنجی علیہ الرحمۃ

صاحب گنج ضلع گیا کے رہنے والے حضرت مولانا مفتی لطف اللہ علی گڈھی کے ممتاز تلمیذ رشید، بہار کے مشاہیر علماء میں تھے، مفاسد ندوۃ العلماء کے دور کرنے والوں میں تھے، درس و تدریس اور رشد و ہدایت میں عمر گذری، سال وفات معلوم نہ ہو سکا۔

حضرت مولانا فضل احمد بدایونی رحمۃ اللہ علیہ

بدایوں کے باشندہ، مولوی غلام جیلانی کے فرزند، بدایوں میں ولادت ہوئی، مدرسہ عالیہ قادریہ کے اساتذہ سے کسب علوم کیا، تاج الفحول مولانا شاہ عبدالقادر محب رسول کے شاگرد خاص، دیوبندیوں وہابیوں کے رد سے شغف خاص تھا، ضلع علی گڈھ حبیب گنج کے قرب و جوار میں ایک حادثہ میں جاں بحق ہوئے، ۱۳۳۴ھ شوال کا مہینہ تھا ۱۹۱۶ء عیسوی تھی۔

حضرت مولانا فیض احمد اویسی بہاولپوری مدظلہ

حضرت مولانا الحافظ المفتی ابوالصالح محمد فیض احمد ابن مولانا نور احمد ضلع رحیم یار خاں کے قصبہ لاڑاں کے موضع حامد آباد میں تقریباً ۱۹۳۲ء میں پیدا ہوئے، اپنے والد ماجد سے رسم تسمیہ کے بعد اولاً قرآن پاک پڑھا پھر عربی فارسی شروع کی ۱۹۴۲ء میں پہلی محراب سنائی صرف دو سال میں درس نظامی کی تکمیل کی ۱۹۵۲ء میں جامعہ رضویہ لائل پور میں حضرت استاذ العلماء مولانا سردار احمد رحمۃ اللہ علیہ محدث اعظم پاکستان سے دورہ حدیث پڑھا،

آپ نے ۱۹۶۳ء میں بہاولپور میں جامعہ اویسیہ رضویہ قائم کیا اور ۱۹۶۷ء میں جامعہ کے لئے زمین حاصل کر کے مسجد اور مدرسہ کی عمارت تعمیر کرائی، جہاں اب تک آپ کا فیض درس جاری ہے،

آپ نے اب تک چھوٹی بڑی پانچ سو کتابیں تالیف و تصنیف کی ہیں، احقر نے میں مباحاً مکہ معظمہ میں استیدی اسیدی حضرت مفتی اعظم ہند مولانا شاہ مصطفےٰ رضا بریلوی مدظلہ العالی کے پاس آپ کا رسالہ علم غیب دیکھا ہے، اپنے موضوع پر خوب ہے، تصانیف میں نعم الجاری شرح شرح جامی

اگر توہین کے معاملہ میں تاویل کرنے والے کے لئے ملاحظہ فرمائیں کہ..
تاویل کرنے کے باوجود بھی مجرم اور وعید کا شکار ہیں

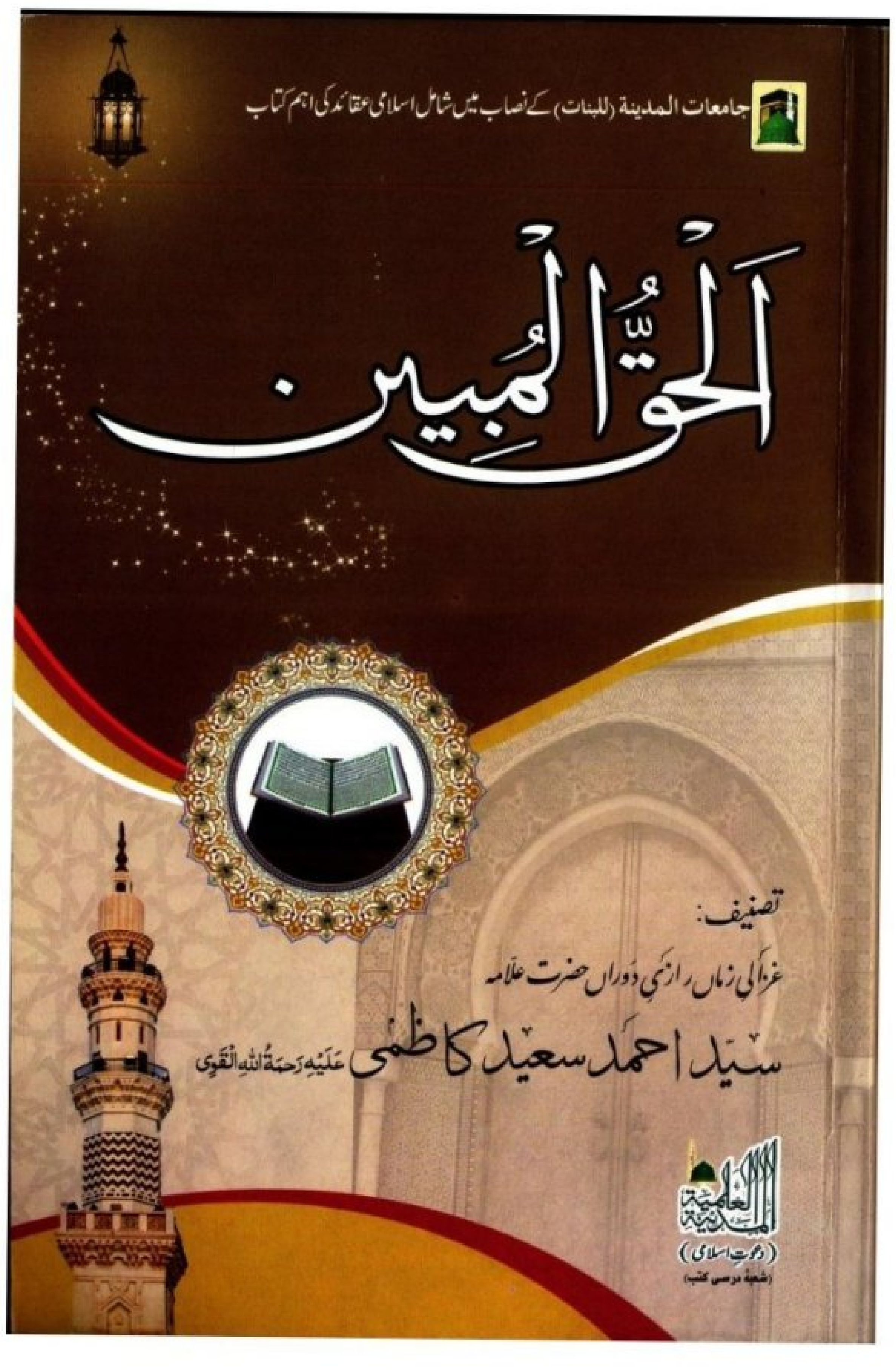

توہینِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں قائل کی نیت کا اعتبار نہیں ہوتا

ناظرینِ کرام کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ توہینی عبارات پڑھتے ہوئے یہ خیال بھی دل میں نہ لائیں کہ قائل کی نیت توہین کی ہے یا نہیں؟

اس لئے کہ رسولُ اللّٰہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی شان میں توہین آمیز الفاظ بولتے وقت نیت کا اعتبار نہیں ہوتا اور کلمۂ توہین بہرصورت توہین ہی قرار پاتا ہے، بشرطیکہ قائل کو یہ علم ہوجائے کہ یہ کلمہ کلمۂ توہین ہے یا یہ کلمۂ توہین کا سبب ہوسکتا ہے تو ایسی صورت میں بغیر نیتِ توہین کے بھی اس کلمے کا بولنا یقیناً موجبِ توہین ہوگا۔

★ ”رَاعِنَا“ کہنے سے ممانعت ★

دیکھئے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان رسول اللّٰہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کو بہ نیتِ تعظیم ”رَاعِنَا“ کہہ کر خطاب کیا کرتے تھے لیکن یہودی چونکہ اس کلمہ کو حضور کے حق میں بہ نیتِ توہین استعمال کرتے تھے یا ادنیٰ تصرّف سے اس کو کلمۂ توہین بنا لیتے تھے۔ اس لئے اللّٰہ تعالیٰ نے صحابۂ کرام کو ”رَاعِنَا“ کہنے سے منع کر دیا[1] اور اس حکم کے بعد اس کلمہ کا حضور کے حق میں بولنا توہین اور مُوجبِ عذابِ الیم قرار دے دیا۔ معلوم ہوا کہ اَبنائے زمانہ[2] کی رکیک[3] تاویلوں سے ساحتِ نبوّت بہت بُلند وبالا ہے اور مؤوِّلین[4] کی مَن گھڑت تاویلات

---

1 ......(البقرۃ، ۱۰۴) اے ایمان والو! رَاعِنَا نہ کہو اور یوں عرض کرو کہ حضور ہم پر نظر رکھیں اور پہلے ہی سے بغور سنو اور کافروں کے لئے دردناک عذاب ہے۔ 2 ......یعنی علمائے دیوبند 3 ......گھٹیا 4 ...... تاویل کرنے والوں (علمائے دیوبند)